قومی اتحاد اور اسلامی انسجام 2
اسلامی اتحاد غدیر کی روشنی میں 2
آپسی دوری سے دشمن کو موقع ملتاہے 3
تفرقہ انگیزی تاریخی گناہ ہے 5
امت اسلامی کا اتحاد اہم ہے 6
اختلاف پھیلانے والے نہ شیعہ ہیں نہ سنی 8
پیغمبر اسلام(ص) 9
نبی اکرم (ص) کے محور پر اتحاد 9
اسلامی دنیا کے تمام مسائل کا حل 11
عبادی اور سیاسی حج 12
پیغام حج 2009 12
حج خالص توحید کا مرکز و محور 15
حج میں شیطان کے خلاف مشترکہ رد عمل 16
پیغام حج 2008 17
پیغام حج 2007 22
پیغام حج 2006 26
فلسطین 29
فلسطین پر قبضہ کی تاریخ 29
مسئلہ فلسطین کی اہمیت 31
مسئلہ فلسطین کا منطقی راہ حل 33
فلسطینی عوام کی استقامت و پائداری قابل تعریف ہے 35
اسلامی انقلاب 36
اسلامي انقلاب ہدایت کا سرچشمہ 36
اسلام کے سیاسی نظام کو عملی جامہ پہنانا 37
اسلامی انقلاب ایرانی قوم کی عزت و عظمت کا مظہر 39
ایران کا اسلامی انقلاب فلسطین کا حامی 40

اسلامی اتحاد غدیر کی روشنی میں

رہبر معظم نے مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد و یکجہتی پر مکمل توجہ رکھنے کو غدیرکا ایک اور عظیم درس قراردیتے ہوئے فرمایا : حضرت علی (ع) کو پیغمبر اسلام نے منصوب کیا تھالیکن جب انھوں نے یہ دیکھا کہ اپنے حق کا مطالبہ کرنے سے ممکن ہے اسلام کونقصان پہنچے اور اختلاف پیدا ہوجائے تو آپ نے اس کا نہ صرف دعوی کیا بلکہ وہ لوگ جواس منصب کے حقدار نہ تھے‌اورجو زبردستی اور طاقت کے زور پر اسلامی معاشرے پر حکومت کررہے تھے آپ نے ان کے ساتھ مسلسل تعاون کیا کیونکہ اسلام کو اتحاد کی ضرورت تھی‌اوراسی وجہ سے حضرت علی (ع) نے اس عظیم فداکاری کو انجام دیا ۔
رہبر معظم نے‌اسی سلسلے میں فرمایا: ایرانی عوام کے پاس آج عالم اسلام میں امامت اور ولایت جیسی‌قوی ، مضبوط اور مستحکم منطق ہے لیکن وہ اپنے حق کے‌اثبات کو دوسروں کی نفی میں تلاش‌و جستجو نہیں کرتی ۔ اور امیرالمؤمنین علی (ع) کی پیروی کرتے ہوئے وحدت و یکجہتی کی‌علمبردار ہے اور تمام اسلامی مذاہب کو اتحاد اور یکجہتی کی طرف دعوت دیتی ہے۔
رہبر معظم نے امت اسلامی کو دشمنوں کے مکروفریب کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کی‌تاکید کرتے ہوئے فرمایا: دشمن عالم اسلام میں اختلاف کا بیج بونے کی ہر ممکن کوشش‌کررہا ہے ‌اور غدیر کا عظیم درس ، اختلاف اور تفرقہ پیدا کرنے والوں کے خلاف جدوجہد پر مبنی ہے ۔ اور اس عمل کو انجام دینے کے لئے ضروری ہے‌کہ مسلمان ایک دوسرے کے‌مقدسات کی اہانت کرنے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے اجتناب کریں‌اور جیسا کہ حج کے پیغام میں بیان کیاہے کہ مسلمان مفکرین امت اسلامی کے‌درمیان‌اتحاد اور اسلامی انسجام کو مضبوط و مستحکم بنا کر عالم اسلام " شیعہ اور سنی " کے‌درمیان اختلاف ڈالنے کے سامراجی طاقتوں کے شوم منصوبوں کو ناکام بنادیں۔
رہبرمعظم انقلاب اسلامی نے اسلام دشمن عناصراور سامراجی طاقتوں کے مکر وفریب کے بارے‌میں ایرانی عوام کی آگاہی کو انقلاب اسلامی کی کامیابی کی رمز قراردیتے ہوئے فرمایا:ایرانی عوام کا خدا وند متعال کی ذات پر ایمان و توکل ،ذمہ داری کا احساس، دشمن‌کے ناپاک منصوبوں کے بارے میں مکمل ہوشیاری و آگاہی اورگذشتہ 29 سالوں میں سامراجی‌طاقتوں کی تمام گھناؤنی‌سازشوں کے مقابلے میں‌ایرانی عوام‌کی کوششوں کوکامیاب‌قراردیتے ہوئے فرمایا: ان کامیابیوں کو جاری رکھنے کے لئے ہمیں کبھی دشمن کوفراموش نہیں کرنا چاہیے ۔ اور میدان میں اپنے حضور سے غافل بھی نہیں رہنا چاہیے

عید سعید غدیر کے موقع پر خطاب (29/12/2007)

مسلمانوں میں آپسی دوری دشمن کو اختلاف ڈالنے کا موقع فراہم کرتی ہے

مسلمانوں کی ایک دوسرے سے دوری دشمنوں کو انکی صفوں میں اختلاف و تفرقہ ڈالنے کاموقع فراہم کرتی ہے امت اسلامیہ مختلف قوموں ، نسلوں اور مذاہب کے ماننے والوں سے تشکیل پائی ہے اور زمین کے حساس اور اہم علاقوں اور الگ الگ جغرافیائی خطوں میں اس کا آباد ہونا اس کے تنوع اوراس کےعظیم پیکر کے لئے ایک مضبوط نقطہ ثابت ہوسکتا ہے اور اس وسیع و عریض دنیا میں امت اسلامیہ کی مشترکہ ثقافت ، میراث اور تاریخ کو مزید فعال و کارآمد بنایاجاسکتا ہے اور طرح طرح کی انسانی و فطری قابلیتوں و صلاحیتوں کو مسلمانوں کے لئے بروئے کار لایا جاسکتا ہے ۔مغربی سامراج نے اسلامی ملکوں میں داخل ہوتے ہی اسی نکتہ کو مد نظر رکھا اور اس نے تفرقہ انگیز عوامل کو مسلسل اشتعال دلانے کی کوشش شروع کردی ۔

سامراجی سیاستدانوں کو بخوبی یہ معلوم تھا کہ اگر عالم اسلام متحد ہوگیا تو اس پرسیاسی اور اقتصادی تسلط جمانے کا راستہ مسدود ہوجائے گالہذاانہوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی ہمہ گیر اور طویل المیعاد کوشش شروع کردی اوراس خبیثانہ سیاست کی آڑ میں انہوں نے لوگوں کی غفلت اور سیاسی و ثقافتی حکمرانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور اسلامی ملکوں پر اپنا تسلط جمانا شروع کردیا۔

گذشتہ صدی میں اسلامی ممالک میں حریت پسندانہ تحریکوں کی سرکوبی اور ان ملکوں پر تسلط جمانے میں سامراجی طاقتوں کی پیشقدمی اور ان میں استبدادی حکومتوں کا قیام یا انکی تقویت اور ان کے قدرتی ذخائر کی لوٹ کھسوٹ و انسانی وسائل کی نابودی و تباہی اور اسکے نتیجے میں مسلمان قوموں کو علم و ٹیکنالوجی کے قافلے سے پیچھے کردینا یہ سب کے سب سامراجی منصوبے مسلمانوں کےاختلاف و عدم اتحاد کی وجہ سے ممکن ہوئے ہیں جو کبھی کبھی دشمنی ، جنگ و جدال اور برادر کشی پر بھی منتج ہوئے ہیں ۔ اسلامی بیداری کے آغاز سے مغربی سامراج کو سنگین خطرے کا سامنا ہوا ۔ جس کا نقطۂ عروج ایران میں اسلامی جمہوری نظام کا قیام ہے۔

مشرق و مغرب کے سیاسی مکاتب کی شکست اور سامراجی طاقتوں کی اُن اقدار کے غلط ثابت ہونے اور ان کی دھجیاں بکھر جانے سے جنہیں وہ انسانیت کی فلاح و کامیابی کا واحد ذریعہ سمجھتی تھیں مسلمان قوموں کے درمیان اسلامی خود آگہی کی بنیاد مضبوط ہوئی اور اس چراغ الٰہی کو خاموش کرنے اور اس نور کو چھپانے میں استکباری طاقتوں کی پے در پے ناکامیوں نے مسلمان قوموں کے دلوں میں امید کے پودے کو مضبوط و بارآور بنادیا ہے ۔

آج کے فلسطین کو دیکھئے جہاں آج " صیہونی قبضے سے آزادی " کے جامع اصول پر کاربند حکومت بر سر اقتدار آئي ہے اور پھر ماضي میں فلسطینی قوم کی غربت ، تنہائي اور ناتوانی سے اس کا موازنہ کیجئے ، لبنان پر نگاہ ڈالئے جہاں کے دلیر و فداکار مسلمانوں نے اسرائیل کی مسلح فوج کو شکست دی جسے امریکہ و مغرب اور منافقوں کی پوری مدد حاصل تھی اور پھر اس کا اُس لبنان سے موازنہ کیجئے کہ صیہونی جب چاہتے تھے اور جہاں تک چاہتے تھے کسی مزاحمت کے بغیر آگے تک چلے جاتے تھے ۔

عراق پر نگاہ ڈالئے کہ جس کی غیرت مند قوم نے مغرور امریکہ کی ناک رگڑ دی اور اس کی فوج اور ان سیاستدانوں کو جو کبر و نخوت کے عالم میں عراق پر اپنی مالکیت کا دم بھرتے تھے سیاسی ، فوجی اور اقتصادی دلدل میں پھنسا دیا اور پھر اس کا اس عراق سے موازنہ کیجئے جس کے خونخوار حاکم نے امریکہ کی پشتپناہی سے لوگوں کا جینا حرام کررکھا تھا،

افغانستان پر نگاہ ڈالئے کہ امریکہ اور مغرب کے تمام وعدے جہاں فریب اورجھوٹ ثابت ہوئےاور جہاں مغربی اتحادیوں کی غیر معمولی اور بے تحاشا لشکرکشی نے اس ملک کی تباہی و ویرانی اورلوگوں کوغربت زدہ بنانے ان کا قتل عام کرنے اور منشیات کے مافیا گروہوں کو روز بروز مضبوط بنانے کے سواء اور کچھ نہیں کیاہے اور سرانجام اسلامی ملکوں میں جوان معاشرے اور پروان چڑھتی ہوئی نسل پر نگاہ ڈالئے جس میں اسلامی اقدار کا رجحان بڑھ رہا ہے اور امریکہ و مغرب سے نفرت میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے ۔

ان تمام واقعات پر نگاہ ڈالنے سے مغربی استکباری طاقتوں اور ان میں سر فہرست امریکہ کی بد بختی اور شکست خوردہ پالیسیوں کی حقیقی تصویر کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور یہ تمام واقعات اس بات کی بشارت دے رہے ہیں کہ امت اسلامیہ متحد ہورہی ہے ۔

24/12/2006

تفرقہ انگیزی تاریخی گناہ ہے

آج ہر وہ اقدام جو عالم اسلام میں تفرقہ انگیزی کا باعث ہو تاریخی گناہ ہے وہ لوگ جو دشمنانہ طریقے سے مسلمانوں کےایک عظیم گروہ کو بے بنیاد بہانوں سے کافر قرار دے رہے ہیں ، وہ لوگ جو باطل گمان و خیالات کی بنیاد پر مسلمانوں کے کچھ فرقوں کے مقدسات اور مذہبی مقامات کی اہانت کررہے ہیں ، وہ لوگ جولبنان کے ان جانباز جوانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں جو امت اسلامیہ کی سربلندی اور عالم اسلام کے لئے باعث فخرہیں وہ لوگ جوامریکہ اور صیہونیوں کی خوشامد کے لئے ہلال شیعی یا شیعہ بیلٹ کے نام سے موہوم خطرے کی باتیں کررہے ہیں ، وہ لوگ جو عراق میں عوامی اورمسلمان حکومت کو ناکام بنانے کے لئے اس ملک میں بد امنی اور برادر کشی کو ہوا دے رہے ہیں وہ لوگ جو حماس کی حکومت پر ہرطرف سے دباؤ ڈال رہے ہیں جو ملت فلسطین کی محبوب اور منتخب حکومت ہے وہ لوگ خواہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں ایسے مجرم شمار ہوتے ہیں کہ تاریخ اسلام اورآئندہ کی نسلیں ان سے نفرت کریں گی اور انہیں غدار دشمنوں کا پٹھو سمجھیں گی ۔

دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عالم اسلام کی حقارت و پسماندگی کا دور ختم ہوچکاہے اوراب نئے دور کا آغاز ہوچکا ہے یہ خیال باطل ہے کہ مسلمان ملکوں کو ہمیشہ مغرب کے سیاسی و ثقافتی اقتدار کے پنجہ میں اسیر رہنا ہے اور انفرادی و اجتماعی فکر وگفتار و عمل میں مغرب کی ہی تقلید و پیروی کرنا چاہیے اب خود مغرب والوں کے غرور و تکبرو ظلم و ستم اور انتہا پسندی کی وجہ سے یہ تصور مسلمان قوموں کے ذہنوں سے پاک ہوچکا ہے۔

24/12/2006

امت اسلامی کا اتحاد اہم ہے

دوسرانکتہ "ہمارے زمانے میں امت اسلامی کا اتحاد "ہے یہ اہم نکتہ ہے ہم نے نہ صرف انقلاب کے زمانے سے بلکہ انقلاب سے کئی برس قبل شیعہ اور سنی بھائیوں کے دلوں کو نزدیک کرنے اورسب کو اس اتحاد کی اہمیت سے آگاہ کرنے کی غرض سے کوششیں شروع کی تھیں میں نے بلوچستان میں " انقلاب سے برسوں قبل جب میں وہاں شہربدرکرکے بھیجا گیاتھا " مرحوم مولوی شہداد کو (جو کہ بلوچستان کے معروف علماء میں سے تھے اور بلوچستان کے لوگ ان کو پہچانتے ہیں،فاضل شخص تھے اس زمانے میں سراوان میں تھے اور میں ایرانشہرمیں تھا) پیغام بھیجا کہ آئیں موقع ہے بیٹھتے ہیں اور اہل سنت و اہل تشیع کے درمیان علمی، حقیقی اور قلبی اور واقعی اتحاد کے اصول بناتے ہیں انہوں نے بھی میری تجویزکاخیر مقدم کیا لیکن بعد میں انقلاب کے مسائل پیش آگئے،انقلاب کی کامیابی کے بعد ہم نے جو نمازجمعہ کے موضوع پر پہلی کانفرنس کی تھی اس میں مولوی شہداد سمیت اہل سنت کے بعض علماءبھی شریک تھے بحث و گفتگو ہوئي اور ان مسائل پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔

تعصبات کی بناپر دوطرح کے عقیدوں کے حامیوں میں اختلاف ہونا ایسا امر ہے جوفطری ہے اور یہ شیعہ و سنی سے مخصوص نہیں ہے خود شیعہ فرقوں اور سنی فرقوں کے مابین ہمیشہ سے اختلافات موجود رہے ہیں تاریخ کا جائزہ لیں دیکھیں گے کہ اہل تسنن کے اصولی اور فقہی فرقوں جیسے اشاعرہ ، معتزلہ جیسے حنابلہ احناف اور شافعیہ کے درمیان اختلاف رہا ہے اسی طرح شیعوں کے مختلف فرقوں کے مابین بھی اختلافات رہے ہیں ،یہ اختلافات جب عام لوگوں تک پہنچتےہیں تو خطرناک رخ اختیارکرلیتے ہیں لوگ دست بہ گریباں ہوجاتے ہیں ،علماء باہم بیٹھتے ہیں گفتگو کرتے ہیں بحث کرتے ہیں لیکن جب علمی صلاحیت سے عاری لوگوں کی بات آتی ہے تو وہ جذبات تشدد اور مادی ہتھیاروں کا سہارالیتے ہیں اور یہ خطرناک ہے ۔دنیا میں یہ ہمیشہ سے ہے مومنین اور خیرخواہ لوگوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اختلافات کاسد باب کریں ،علما ء اور سربرآوردہ شخصیتوں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ عوام میں تصادم نہ ہونے پائے لیکن حالیہ صدیوں میں ایک اور عامل شامل ہوگیاجو استعمار ہے میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ ہمیشہ شیعہ سنی اختلافات سامراج کی وجہ سے تھے ایسا نہیں ہے مسلمانوں کے جذبات بھی دخیل تھے ،بعض جہالتیں بعض تعصبات بعض جذبات بعض کج فہمیاں دخیل رہی ہیں لیکن جب سامراج میدان میں اترا تو اس نے اختلافات کےحربے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا ۔

اس بناپر آپ دیکھتے ہیں کہ سامراج اور استکبارکے خلاف جدجہد کرنے والی ممتازشخصیتوں نے امت اسلامی کے اتحاد پر بے حد تاکید کی ہے ،آپ دیکھیں سید جمال الدین اسد آبادی راضوان اللہ علیہ المعروف بہ افغانی اور ان کے شاگرد شیخ محمد عبدہ اور دیگرشخصیتوں اور علماءشیعہ سے مرحوم شرف الدین عاملی اور دیگر بزرگوں نے سامراج کے مقابلے میں کس قدر وسیع کوششیں کی ہیں کہ یہ سامراج کے ہاتھ میں یہ آسان وسیلہ عالم اسلام کے خلاف ایک حربے میں تبدیل نہ ہوجائے،ہمارے بزرگ اور عظیم رہنما حضرت امام خمینی (رہ) ابتداء ہی سے امت اسلامی کے اتحاد پر تاکید کیا کرتےتھے سامراج نے اس نقطہ پر آنکھیں جمائے رکھیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

اختلاف پھیلانے والے نہ شیعہ ہیں نہ سنی

آج عراق میں شیعہ اورسنی کو ایک دوسرے کے خلاف لڑانا چاہتے ہیں پاکستان میں بھی یہ کام کرنا چاہتے ہیں افغانستان میں اگر ممکن ہوتا یہ کام کرنا چاہتےہیں اگر ایران میں انہیں موقع ملے تو ایسا کریں گے جہاں بھی انہیں موقع ملے وہ یہ کام کریں گے ہمیں اطلاع ملی ہےکہ سامراج کے آلہ کار لبنان بھی گۓ ہیں تاکہ شیعہ اورسنی اختلافات پھیلائیں ۔

وہ لوگ جو اختلافات پھیلاتے ہیں وہ نہ شیعہ ہیں نہ سنی، نہ شیعوں سے انہیں کوئي لگاؤ ہے اور نہ سنیوں سے، نہ شیعوں کے مقدسات کو مانتے ہیں اور نہ سنیوں کے ،چند دنوں قبل امریکی صدر بش نے اپنی تقریرمیں عراق کے شہر سامرا میں حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کے روضوں میں بم دھماکوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلفیوں کو اس کا ذمہ دار قراردیا اور شیعوں کو اس طرح بھڑکایا اور اس میں کامیاب بھی رہے ،مقدس روضوں میں بم دھماکے امریکیوں کے سامنے ہوئے ہیں ،اسی شہر میں حضرات عسکریین علیہماالسلام کے روضوں میں بم دھماکے ہوئے ہیں جوامریکیوں کے زیرکنٹرول ہے اور امریکہ کی مسلح افواج اس شہرمیں گشت کررہی ہیں امریکیوں کی آنکھوں کے سامنے یہ ہوا ہے ،کیا یہ ممکن ہے کہ امریکیوں کی اطلاع کے بغیر امریکیوں کی اجازت کے بغیر اور امریکیوں کی منصوبہ بندی کے بغیر یہ واقعہ ہواہو خود امریکیوں نے یہ کام کیا ہے ۔

شیعہ سنی علماء سے خطاب،15/01/2007

امت مسلمہ کو نبی اکرم (ص) کے محور پر متحد ہونا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نےپیغمبر اسلام (ص) کے ساتھ امت اسلامی کے بے پناہ عشق اور والہانہ محبت کی طرف اشارہ‌کرتے ہوئے امت مسلمہ کو نبی اکرم (ص) کے محور پر متحد ہونے اور دشمنان اسلام کی‌تفرقہ انگیزاور اختلافات پھیلانے والی سازشوں کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی۔

رہبرمعظم نے اسلامی ممالک کے سفراء کی موجودگی میں اپنے خطاب کے دوران‌علم و حکمت ، تزکیہ و اخلاق اور عدالت و انصاف کو بعثت پیغمبر اکرم (ص) کے تین اہم‌پیغام قرار دیا اور انسانی معاشرے کی مشکلات اور مصائب کی طرف اشارہ کرتے ہوئےفرمایا: اسوقت تمام انسانوں کو انبیاء الہی (ع) کی تعلیمات کی سخت ضرورت ہے اوراسلام وقرآن میں یہ تمام تعلیمات موجود ہیں۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای‌نےمعنوی علوم میں انسانی معاشرے کی پسماندگی اور اخلاق و معنویت سے دوری کو دنیا کی‌تمام مشکلات اور جنگ و خونریزي کا سرچشمہ قراردیتے ہوئے فرمایا: مروت ، انصاف ،محبت اور اخلاقی پاکیزگی کی طرف اسلام کی دعوت کی تمام قومیں خصوصا تمام ممالک کےاعلی حکام اور ممتاز افراد سخت محتاج ہیں ۔

رہبرمعظم انقلاب اسلامی نے قیام‌عدالت کو انسان کی ابدی ضرورت اور انبیاء الہی (ع) کی بعثت کا دوسرا مقصدقراردیااورایران میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بعثت پیامبراکرم (ص) کے تین اہم پیغامات ، یعنی علم ، اخلاق اور عدالت ملت ایران کے بنیادی‌اصولوں اور اساسی اقدار میں شمار ہوتے ہیں اور ہم سب کوان اصولوں کے تحقق کے لیےپہلے سے کہیں زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے ۔رہبر معظم نے ان اصولوں پر کاربندرہنےاور اسلامی فرائض پر عمل کو گذشتہ اٹھائیس سالوں کی کامیابی کا راز قراردیتے ہوئےفرمایا: اسلامی اصولوں سے پیچھے ہٹنا ، طرح طرح کی مصلحتوں کے جال میں پھنسنا اوردنیا میں رائج مادی مکاتب فکر کی چاردیواری میں گرفتار ہونا ، بے شک ناکامی اورشکست سے دوچار ہونے کا سبب ہے اور آئندہ بھی ہوگا ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نےفرمایا : انسانی معاشرہ دو بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہے اول : وہ غلط راستہ جو اقوام‌عالم کو نیکبختی اور سعادت کے راستے کے عنوان سےدکھایا جاتاہے دوم : عالمی امور پربد ترین افراد کا حاکم ہونا ۔

رہبر معظم نے انسانی معاشرے کی سب سے بڑی مصیبت کاذکر کرتے ہوئے فرمایا: آج بد ترین افراد دنیا کی اصلاح کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔امریکہ کی شیطانی اور مستکبر طاقت تمام انسانی معاشروں پر اپنی بے لگام حکومت مسلط‌کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور اسلام پر دہشت گردی اور بنیاد پرستی کا الزام لگارہی‌ہے۔جبکہ مسلمانوں پر ظلم و ستم اور دہشت گردی ، جنگ و خونریزی کا اصلی سبب ، خودامریکی حکومت ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے مسلمانوں میں بیداری،اسلامی شناخت کی طرف بازگشت، اور اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے اندر جرات و ہمت کومسلم اقوام کے رنج وغم کا علاج قراردیتے ہوئےفرمایا: امت مسلمہ قرآنی برکات اوراسلام کے نورانی احکام سے بہرہ مندہیں اور امت مسلمہ، پیغمبر خاتم (ص) کے دین سےتمسک کے سایہ میں انسانی حیات کو لاحق تباہ کن خطرات کا مقابلہ کرسکتی ہے ۔

بعثت پیامبر اکرم (ص) کے موقع پر خطاب , (11/08/2007)

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

رسول اکرم (ص) کی پیروی میں اسلامی دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے آج معاشرے کے مختلف طبقات، قوہ مجریہ ،مقننہ ،اورعدلیہ کے سربراہوں ، تشخیص مصلحت نظام کونسل کے سربراہ ، فوجی اورسول حکام ،اسلامی ممالک کے سفراء سے خطاب میں فرمایا: بعثت رسول اکرم صلی اللہعلیہ وآلہ وسلم انسانوں کے لۓ سب سے بڑی عید ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی،دین وسیاست کو ایک سمجھنا اورعدل و انصاف و تزکیہ و تعلیم کے لۓ اسلامی حکومت قائمکرنا آج کی اسلامی دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے ۔
رہبر معظم نے تزکیہاور انسانی کمال تک پہنچنے کے لۓ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسلسلکوششوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوثہونے کے بعد ہمیشہ ظاہری اور باطنی جہاد میں مشغول رہے اور اس امر سے ایکلمحہ بھی غفلت نہیں کی اور نبوی و مدنی معاشرہ تشکیل دے کر دینا میں عظیم انقلاب کےاسباب فراہم کۓ ۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہوسلم یکسان طور پر سیاست ،تربیت اور انسانوں کی تعلیم پر توجہ فرمایا کرتے تھے اوریہ اسلام میں دین و سیاست کے ایک ہونے کی دلیل ہے ،آپ نے فرمایا کہ رسول اسلام صلیاللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے پتہ چلتا ہےکہ اسلام میں سیاست و تدبیر اور مدن کی ذمہداری غیر مسلم کو نہیں سونپی جاسکتی اور نہ محض اخلاق و روحانیت پراکتفا کیاجاسکتاہے ۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے اسلام و سیاست کو الگسمجھنے والے نظریے پر تنقید کرتے ہوۓ کہا کہ بعض لوگ قرآن کی عبارت پر ایمان لے آتےہیں لیکن اس کی سیاست پر ایمان نہیں لاتے اور کچھ لوگ اسلام کا سیاست میں خلاصہکرتے ہیں اور اخلاق وروحانیت سے غافل رہتےہیں لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمکی نگاہ میں "دین و حکومت "اور "اخلاق وحکومت "کا سرچشمہ قرآن و وحی ہے ،آپ نے کہااس نکتے کا ادراک اور اس پرعمل کرنا آج امت اسلامی کی ضرورت اور مسلمان قوموں کےتمام مسائل کا حل ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: آج امت اسلامی کو حقیقیمعنی میں اسلامی حکومت تشکیل دینے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان اخلاقی و معنوی کمالاتحاصل کرکے علمی و سائینسیسیاسی ،اقتصادی ،اور ثقافتی میدانوں میں ہمہ گیر ترقی کی راہیں فراہم کرسکیں اور اپنی توانائیوں اور صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے دشمنوں کےمدمقابل اپنے مفادات کادفاع کرسکیں

بعثت کے موقع پر خطاب 22/08/2006

رہبر معظم کا حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اہم پیغام

رہبر معظم انقلاب
اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے حجاج کرام کے نام اپنے عظیم
پیغام میں تمام مسلمانوں اور حجاج کرام کو حج کے گرانقدر اور غنیمت موقع پر
اہم اور اصلی ذمہ داریوں کو پہچاننے کی سفارش کرتے ہوئے فرمایا: آج امت
اسلامی کی سب سے اہم اور بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ آپس میں محبت و الفت اور
اخوت و برادری کے رشتوں کو مضبوط و مستحکم بنائیں ، مختلف روپ دھارنے والے
استعماری عفریت کے مقابلے میں استقامت کا مظاہرہ کریں اور قول و عمل کے
ذریعہ مشرکین سے برائت کا اظہار کریں ۔

پیغام کا متن حسب
ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن
الرحیم

حج کا موسم عالم
آفاق میں توحید کی ضوفشانی ،تابندگي ، نورانیت اور معنویت کی فصل بہار ہے ؛
حج کا آئین ایسا صاف و شفاف چشمہ ہے جو حاجی کو غفلت اور گناہ کی آلودگیوں
سےدور اور اسے پاک و پاکیزہ بناتا ہے خدا داد فطرت کی نورانیت کو اس کی روح
وجاں میں دوبارہ جلوہ گرکرتا ہے۔ میقات حج میں فخر و مباہات کے لباس کو
اتارنا اور سب کا ایک ہی رنگ میں لباس احرام زیب تن کرنا ، امت اسلامی کی
یکجہتی و یکرنگی کا مظہر اورپوری دنیا میں مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کا
شاندار نمونہ ہے حج کا نعرہ ایک طرف: "فالھکم الہ واحد فلہ اسلموا
وبشرالمخبتین" ، اور دوسری طرف ؛ "والمسجد الحرام الذی جعلنہ للناس سوآء
العاکف فیہ والباد" کا آئینہ اور اسی طرح کعبہ کلمہ توحید کی نمائندگی کے
علاوہ توحید کلمہ اور اسلامی برادری و برابری کا بھی مظہر ہے۔

دنیا کے گوشہ گوشہ
سے جو مسلمان خانہ کعبہ کے طواف اور حرم پیغمبر اکرم (ص) کی زیارت کے ذوق و
شوق سےجمع ہوئے ہیں انھیں امت اسلامی کو درپیش
دردناک مسائل اور عظیم چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس موقع سے بھر پور
فائدہ اٹھانا اور باہمی اتحاد و یکجہتی کو مزید مضبوط و مستحکم بنانا
چاہیے۔ آجاسلام دشمن عناصر کا ہاتھ امت اسلامی میں
تفرقہ و اختلاف پیدا کرنے کے لئے پہلےسے کہیں زیادہ آشکار اورمتحرک ہےجبکہ
آج امت اسلامی کو اتحاد و یکجہتی اور ہمدردی و
ہمدلی کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ آج اسلامی سرزمین پر خونخوار دشمن
المناک حادثات کو جنم دے رہے ہیں ؛ فلسطین صہیونیوں کے خونخوار پنجوں میں

مزید درد و غم میں مبتلا ہے ؛ بیت المقدس کو زبردست خطرات کا سامنا ہے ؛ غزہ کے مظلوم عوام بے رحمانہ قتل عام کے بعد بھی اسی طرح دردناک اورسخت و دشوار شرائط میں زندگی بسر کررہےہیں ؛ افغانستان میں غاصب و تسلط پسند طاقتیں ہرروز نئے مظالم کے پہاڑ توڑرہی ہیں ؛ عراق میں بد امنی نے لوگوں سے آرام وسکون کو سلب کرلیا ہے ؛ یمن میں برادرکشی نے امت اسلامیہ کے دل پر ایک نیا داغ لگا دیا ہے۔

دنیا بھرکے مسلمانوں کو غور و فکر کرنا چاہیےکہ حالیہ برسوں میں عراق ، افغانستان اور پاکستان میں رونما ہونے والی دہشت گردی ، بےگناہ لوگوں کا قتل عام، بم دھماکوں، جنگوں اور فتنوں کا جوبازار گرم ہے ان کی تکمیل کی سازشیں اورمنصوبے کہاں تیار ہورہے ہیں؟ علاقہ میں امریکہ کی ظالم فوج کے تسلط اورداخلے سے قبل علاقہ کی مسلمان قومیں کیوں اس درد و رنج و مصیبت میں مبتلا نہ تھیں؟ تسلط پسند طاقتیں ایک طرف فلسطین ، لبنان اور دیگر علاقوں میں عوامی مزاحمتی تحریکوں کو دہشت گرد قراردیتی ہیں اور دوسری طرف علاقائی قوموں کے درمیان قومی اور مذہبی منافرت پھیلانے والےدہشت گردوں کی حمایت اور راہنمائی کرتی ہیں ۔ مشرق وسطی اور شمالی افریقہ کی قومیں برطانیہ ، فرانس اور دیگر مغربی ممالک کے استعماری پنجوں میں کئی برسوں تک ذلت و حقارت میں جکڑی رہیں۔ انھوں نےان کے قدرتی وسائل کو تباہ و برباد کیا ، ان کے جذبہ آزادی کو بے رحمی کے ساتھ کچلا اور عرصہ دراز تک علاقائی قومیں غیر ملکی حملہ آوروں کی حرص و طمع کا شکار رہیں ، جب اسلامی بیداری اور عوامی مزاحمتی تحریکوں کا آغاز ہوا اور جذبہ شوق شہادت، جہاد فی سبیل اللہ اور الی اللہ جیسے بے مثال عوامل نے بین الاقوامی ستمگروں پر قافیہ حیات تنگ کیا تو استعماری طاقتوں نے مکارانہ پالیسیوں کو تبدیل کرکے اپنی گذشتہ پالیسیوں کی جگہ نئی استعماری پالیسیوں کو اختیار کیا اور اسلام کو شکست دینے کے لئے مختلف روپ دھارنے والا استعماری بھوت آج اپنی تمام توانائیوں کو لیکر میدان میں اتر آیا ہے، فوجی طاقت ، آہنی مٹھی ، آشکارا وغاصبانہ قبضہ، شیطانی تبلیغات کا سلسلہ ،تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ جھوٹے پروپیگنڈوں اور افواہوں کا منظم سلسلہ، طے شدہ منصوبہ کے تحت دہشت گردانہ قتل اورٹارگٹ کلنگ سے لیکر منشیات، بد اخلاقی کی تبلیغ و ترویج ، جوانوں کے عزم و حوصلہ پر کاری ضرب اورمزاحمتی مراکز پر مکمل سیاسی حملہ، مسلمان بھائیوں کے درمیان قومی اور مذہبی منافرت اور تعصب کو ہوا دینا دشمن کی سازشوں کا اہم حصہ ہے۔

اگر امت اسلامی اور مسلمانوں کے درمیان محبت ، حسن ظن ، ہمدردی اور ہمدلی پیدا ہوجائےاور تعصب و منافرت کی فضاختم ہوجائے تو دشمنوں کی سازشوں کا بہت بڑا حصہ خودبخود ختم اورغیر مؤثر ہوجائے گا ، امت اسلامی پرکنٹرول اور تسلط کا ان کا شوم منصوبہ نقش بر آب اور شکست سے دوچار ہوجائے گا۔

اس عظیم مقصد کو عملی جامہ پہنانےکے لئے حج ایک عظیم موقع ہے۔

مسلمان باہمی
تعاون اور قرآن و سنت کے مشترکہ اصولوں پر عمل و اعتماد کرتے ہوئے طاقت اور
قدرت حاصل کریں اورمختلف روپ دھارنے والے اس شیطانی عفریت کے مد مقابل
کھڑے ہوجائیں ، اس کو اپنے ایمانی جذبے اور پختہ عزم کے ذریعہ مغلوب
بنائیں۔ حضرت امام خمینی (رہ) کے دروس کی پیروی میں اسلامی جمہوریہ ایران کامیاب مزاحمت کا اعلی اور شاندار نمونہ ہے۔ دشمنوں کو
اسلامی جمہوریہ ایران میں زبردست شکست ہوئی ۔ تیس برسوں تک سازش ،دشمنی، 8
سالہ مسلط کردہ جنگ ، کودتا، اقتصادی پابندیاں ، ایرانی اثاثہ کا منجمد
کرنا، نفسیاتی و تبلیغاتی جنگ، جدید علوم و ٹیکنالوجی میں ایران کی پیشرفت و
ترقی کو روکنے کی کوشش ، پرامن ایٹمی پروگرام کے سلسلے میں گمراہ کن
پروپیگنڈے ، حتی حالیہ انتخابات میں آشکارا اور واضح مداخلت اورتمامدیگر میدانوں میں دشمن کی تمام کوششیں شکستو ناکامی سے
دوچار ہوئی ہیں۔ قرآن مجیدکی یہ آیۃ: انّ
کیدالشیطان کان ضعیفا" ایرانیوں کے سامنے دوبارہ مجسم ہوگئیہ اور دنیا کے
ہر گوشہ میں عزم و ایمان پر مبنی مزاحمت نے لوگوں کو مغرورو مستکبر دشمن کے
سامنے پھرصف آرا کیا، مؤمنوں کو فتح وکامیابی اور ستمگروں کو ذلت و رسوائی
نصیب ہوئی ، لبنان میں 33 روزہ نمایاں کامیابی، غزہ میں حالیہ تین برسوں
میں کامیاب اور سرافراز جہاد اس حقیقت کا زندہ ثبوت ہے۔

اس الہی وعدہ گاہ
میں حاضر ہونے والےتمام نیک و سعادتمند حاجیوں بالخصوص اسلامی ممالک کے
خطباء ، علماءاور حرمین شریفین کے خطباء جمعہ سے
میری استدعا ہے کہ وہ مسئلہ کا درست ادراک کریں اور آج اپنی ذمہ داری کو
اچھی طرح اور فوریطور پر پہچان لیں ، اپنی پوری
قدرت وتوانائی کے ساتھ دشمنوں کی سازشوں سے اپنے سامعین ومخاطبین
کو آگاہ کریں اور عوام کو محبت و الفت اور اتحاد کا درس دیں اور مسلمانوں کے درمیانبدگمانی
اور سوءظن پیدا کرنے والی ہربات سے پرہیز کریں ، جو بھی نعرہ وفریاد و فغاں
ہے اس کو امت مسلمہ کے دشمنوں ، امریکہ اور صہیونزم کے خلاف زوردار آواز
میںبلند کریں اور اپنے قول و عمل کے ذریعہ مشرکین سے برائت کا اظہارکریں۔

اللہ تعالی کی
بارگاہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے رحمت و نصرت اور مدد طلب کرتا ہوں۔

والسلام علیکم

سید علی حسینی
خامنہ ای

سوم ذی الحجہ
الحرام 1430

حج خالص توحید کا مرکز و محور

تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے سزاوار ہے کہ وہ اس عظیم و گرانقدر سرمایہ پر اپنی توجہ مبذول کریں اور اس فرصت سے بھر پور فائدہ اٹھائیں، اس معنوی مقام پر مادی زندگي کے بارے میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کریں کیونکہ یہ تو ہمارا دائمی مشغلہ ہےاس مقام پر خدا کی یاد اس کی بارگاہ میں توبہ و استغفار ، تضرع و زاری ، پاک و پاکیزہ کردار، سچائی اور نیک فکرپر اپنا عزم بالجزم کریں اور خداوند متعال سے اس سلسلے میں مدد و نصرت طلب کریں اور اپنے دل کو توحید اور معنویب کی خالص فضا میں پرواز کا موقع فراہم کریں، خدا کی راہ و صراط مستقیم پر پائدار رہنے کے لئے توشہ فراہم کریں ۔
یہاں حقیقی اور خالص توحید کا مرکز و محور ہے ۔ یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے نفس پر غلبہ پیدا کرتے ہوئے توحید کا سبق دیا اور پروردگارکا حکم بجالانےاور اپنے پارہ جگر کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے منی میں حاضر کیا اور اپنے اس عمل کو عالمی تاریخ کے تمام موحدوں کے لئے یادگار بنادیا ،یہ وہی مقام ہے جہاں سرور کونین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طاقت و دولت کے نشے میں مخمور متکبروں کے سامنے توحید کا پرچم بلند کیا ،اور خداوند متعال پر ایمان کے ساتھ طاغوتی طاقتوں سےبیزاری کو مسلمانوں کی نجات و رستگاری و فلاح و بہبود کی شرط قراردیا : فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقداستمسک بالعروۃ الوثقیہ
حج ان عظیم دروس کو یاد کرنے اور سمجھنے کا مقام ہے ۔ مشرکوں ، بتوں اور بت گروں سے بیزرای و نفرت ، مؤمنین کے حج کی روح رواں ہے مؤمنین کی طرف سے اپنے دل کو خدا کے سپرد کرنے کی تلاش وکوشش اور شیطان سے برائت و بیزاری، اس پر رمی کرنا اور اس کے مد مقابل محاذ قائم کرنا حج کے ہر مقام پرنمایاں ہے ۔ اور مسلمانوں کےدرمیان باہمی اتحاد و انسجام ویکجہتی اور حقیقی اخوت و برادری اور ایمانی طاقت کے جلوے اورقومی و قبائلی اور قدرتی واعتباری تفاوتوں کےختم ہونےکے آثار حج کے ہر مقام پر نظر آتے ہیں ۔
یہ وہ دروس ہیں جو دنیا کے ہر خطے کے رہنے والے مسلمانوں کو یاد کرنا چاہیے اور ان دروس کی بنیاد پر اپنی زندگي اور اپنےمستقبل کے پروگراموں کو استوار کرنا چاہیے۔

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام ، 18/12/2007

حج میں شیطان کے خلاف مشترکہ رد عمل

مؤمنین کے درمیان مہر و عطوفت امت اسلامی کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کی دوسری علامت ہے ۔ امت اسلامی کے بعض حصوں میں اختلافات اور تفرقہ ایک خطرناک بیماری ہے ۔ اور اس بیماری کاپوری طاقت کے ساتھ علاج ضروری ہے۔ اسلام دشمن عناصر طویل مدت سے اس سلسلے میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اور اب وہ امت اسلامی کی بیداری سے سخت خوف و ہراس میں مبتلا ہیں ۔ لہذا اس نے امت اسلامی کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی کوششیں بھی مزید تیز تر کردی ہیں۔قومی ہمدردی رکھنے والے افراد کا یہی کہنا ہے کہ تفاوتوں کو تضاد میں اور مختلف النوع ہونے کو آپسی دشمنی ،جھگڑے اور لڑائی میں نہیں بدلنا چاہیے ۔
ایرانی عوام نے اس سال کو اسلامی اتحاد و یکجہتی کا سال قراردیا ہے یہ نام درحقیقت دشمنوں کے شوم پروپیگنڈوں نیز ان کی طرف سے امت اسلامی کے درمیان اختلافات ڈالنے کی سازشوں کے پیش نظر رکھا گیا ہے ۔ دشمن کی یہ سازشیں فلسطین ، لبنان ، عراق ، پاکستان اور افغانستان میں کار گر ثابت ہوئی ہیں جہاں ایک مسلمان ملک کے لوگ اپنے ہی بھائیوں کے خلاف صف آرا ہوگئے اورانھوں نے ایک دوسرے کا خون بہانے پر کمر ہمت باندھ لی ،ان تمام تلخ اور دردناک حوادث میں دشمن کی سازشیں آشکار تھیں اور تیز نگاہوں نے ان سازشوں کے پیچھے دشمن کا ہاتھ دیکھ لیا ۔
حکم خدا " رحماء بینھم " کا مطلب یہ ہے کہ آپسی دشمنی اور لڑائیوں کا سلسلہ ختم ہو ۔ آپ ان مبارک ایام میں ، دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ سب ایک ہی گھر کے ارد گرد طواف کررہے ہیں ، ایک ہی کعبہ کی طرف نماز ادا کررہے ہیں ، شیطان کی علامتوں پرمل کر پتھر پھینک رہے ہیں،قربانی کرنے کی منزل میں ایک جیسا عمل انجام دے رہے ہیں ، عرفات و مزدلفہ میں ایکدوسرے کے ساتھ ملکرخدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری کررہے ہیں ، اسلامی مذاہب اصلی ترین فرائض و احکام اور عقائد میں ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہیں اس عظیم اتحاد کے بعد معمولی تعصبات اور قبل از وقت فیصلوں کی بنا پر کیوں مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد اور جھگڑے کی آگ پھیلائی جائے ؟!۔ جبکہ دشمن بھی اس آگ پر مزید تیل چھڑکنے کا کام کرتا ہے ۔ آج وہ لوگ جو بے عقلی ، نادانی اور جہالت کی بنا پر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے پر کفر و شرک کا الزام عائد کرتے ہیں ،اور انکا خون بہانا جائز سمجھتے ہیں وہ لوگ خواہ نخواہ ، سامراجی طاقتوں اور کفر و شرک کی خدمت کررہے ہیں بہت سے لوگ جنھوں نے پیغمبر اسلاماور آئمہ طاہرین کی عزت و تکریم کو کفر وشرک قراردیا اور وہ خود کافروں اور ستمگاروں کے حامی اور مددگار بن گئے ۔جبکہ پیغمبر اسلام (ص) اور اہلبیت اطہار ، اور اولیاء خدا کی عزت و تکریم حقیقی دینداری ہے ۔

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام پیغام ، 18/12/2007

رہبر معظم کا حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اہم پیغام

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اپنے ایک اہم پیغام میں فریضہ حج کو اجتماعی اور فردی تربیت کے اصلی عناصر کا حامل قراردیا اور امت مسلمہ کے امید بخش و تابناک و درخشاں افق اور مسلمانوں کے مد مقابل اسرائیلی صہیونزم اور امریکہ کی شکست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: امت مسلمہ خداوند متعال کے سچے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اپنےایمان و خلوص ، امید و جہاد اور صبر و بصیرت کے ساتھ سب سے دشوار گھاٹیوں اور مراحل سے عبور کر جائے گي ۔

اس پیغام کا متن آج صحرائے عرفات میں مشرکین سے برائت کے اجلاس میں پڑھ کر سنایا گیا پیغام کا متن حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرزمین وحی نے مؤمنین کے جم غفیر کو اپنی سالانہ ضیافت پر جمع کیا ہےپوری دنیا سے مشتاق روحیں آج قرآن اور اسلام کی پیدائش کے مقام پرحج کے اعمال انجام دے رہی ہیں اوران میں غورو فکر، بشریت کو اسلام و قرآن کے جاودانہ سبق کی یاد دلاتا ہے اور یہ اعمال خود بھی کام کرنے اورعملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں نمایاں اقدام کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اس درس کا اصلی مقصد انسان کی ابدی سرافرازی ، نجات اور اس کا راستہ انسان کی صحیح تربیت اور صالح معاشرے کی تشکیل ہے۔ وہ انسان جس کےدل اور عمل میں یکتا خدا کی عبادت کے جلوے موجزن ہوں اور وہ اپنے آپ کو شرک ، اخلاقی برائیوں اور منحرف خواہشات سے دور رکھے ؛ اور ایسا معاشرہ تشکیل دے جس کی تعمیر میں انصاف ، حریت، ایمان ، نشاط اور انسان کی پیشرفت و زندگی کی تمام علامات موجود ہوں۔

فریضہ حج میں اجتماعی اور فردی تربیت کے اصلی عناصر کو جمع کیا گیا ہے، احرام باندھنے اور فردی تشخص سے باہر نکلنے ، بہت سی نفسانی خواہشات اور لذات کو ترک کرنے اور خانہ خدا اور کعبہ توحید کے گرد طواف کرنے ، ابراہیم بت شکن

اور فدا کار کے مقام پر دو رکعت نماز کی ادائیگی ، صفا و مروہ کے دو پہاڑوں کے درمیان سعی و تلاش ، میدان عرفات میں ہر رنگ و نسل کے توحید پرستوں اورموحدوں کےعظیم اجتماع میں آرام و سکون کی فضا ، مشعر الحرام میں رات کا کچھ حصہ عبادت و بندگی اور راز ونیاز میں بسر کرنا اور پھر منی میں حاضر ہونا ، اور شیطانی علامتوں پر پتھر پھینکنا ، قربانی کرنا ، غریبوں اور نیازمندوں کو اطعام اور کھانا کھلانا ،یہ سب منزلیں تعلیم و تربیت اور مشق و یادآوری کا مظہر ہیں۔ اس کامل مجموعہ میں ایک طرف خلوص و پاکیزگی اور مادی سرگرمیوں سے دوری اور دوسری طرف سعی و کوشش اور استقامت و پائداری ؛ خدا کے ساتھ انس و خلوت ، مخلوق خدا کے ساتھ اتحاد، یک رنگی و ہمدلی ؛ ایک طرف دل وروح کو آراستہ و پیراستہ کرنا اور دوسری طرف امت اسلامی کے عظیم پیکر میں انسجام پیدا کرنےکی فکر ؛ ادھر حق کی بارگاہ میں خشوع، ادھر باطل کے مد مقابل پائداری و استقامت ؛ مختصر یہ کہ یہاں ایک طرف آخرت کی فضا میں پرواز اور دوسری طرف دنیا کو آراستہ بنانےکے لئے عزم راسخ کی تعلیم اورمشق و تمرین متحدہ طور پر ہوتی ہے " وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنا عَذابَ النَّار" .

یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ ، حج کے مناسک ،انسانی معاشرے کے لئے قیام و قوام کا باعث اور انسانوں کے لئے عظیم فوائد و برکات کا سرچشمہ ہیں : " جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرامَ قِياماً لِلنَّاس » و «لِيَشْهَدُوا مَنافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُوماتٍ"

ہر ملک اور ہر نسل کےمسلمانوں کو آج زیادہ سے زیادہ فریضہ حج کی قدر و قیمت کو جاننا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیےکیونکہ آج امت اسلامی کا افق سب سے زیادہ تابناک و درخشاں ہے اور اسلام نے جو اہداف مسلمان معاشرے اور فرد کے لئے پیش کئے ہیں آج ان تک پہنچنے کی امید پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر گذشتہ دو صدیوں کے دوران مسلمان مغرب کے مادی تمدن اور الحادی مکتبوں کے مقابلے میں شکست و اضمحلال سے دوچار رہے ہیں لیکن اب پندرھویں صدی ہجری میں مغرب کے سیاسی اور اقتصادی مکاتب کو شکست و ہزیمت اور ناتوانی کا سامنا ہے جبکہ اسلام نے مسلمانوں کی بیداری اور آگاہی کی بدولت ایک نئے ،خوشگوار اورتازہ دور کا آغاز کیا ہے جس میں عدل و انصاف ، منطق اور توحیدی افکارجلوہ گر ہیں۔

وہ لوگ جو ماضی قریب میں مایوسی و ناامیدی کا زمزمہ کرتے تھے اور مغربی تمدن کے حملے کے سامنے اسلام اور مسلمانوں بلکہ معنویت اور دینداری کی بنیادوں کو ویران سمجھتے تھے آج وہ مغربی تمدن کےحملہ آوروں کے زوال و ضعف اور ان کے مقابلے میں اسلام اور قرآن کی سرافرازی کو مشاہدہ کررہے ہیں اور اپنی زبان اور دل سے اس کی تصدیق و تائید کررہے ہیں۔

میں مکمل اطمینان سے کہتا ہوں : یہ ابھی کام کا آغاز ہے ، اور حق کی باطل پر فتح کےخدا وند متعال کے وعدے کے کامل محقق ہونے اور اسلام کے نئے تمدن اور امت قرآن کی تعمیر و ترقی کا مرحلہ قریب ہے: " وَعَدَ اللّهُ الّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الّذِي ارْتَضى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بي شَيْئاً وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذلِكَ فَأُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ "

خدا وند متعال کے اٹل وعدے کے علائم کا پہلا اور فیصلہ کن مرحلہ ایران میں انقلاب اسلامی کی کامیابی اور اسلام کے بلند و بالا نظام کا قیام تھا جس نے ایران کو اسلامی تمدن و حاکمیت کے مضبوط و مستحکم مرکز میں تبدیل کردیا یہ معجز نما واقعہ اس وقت رونما ہوا جب اسلام کے خلاف ہر طرف سے سیاسی، فوجی ، فکری اور اقتصادی لحاظ سے زہریلے پروپیگنڈوں کا بازار گرم تھا اور انقلاب اسلامی کی کامیابی نے عالم اسلام میں نئی امید اور نیا جذبہ پیدا کردیا اور زمانہ گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں بھی خدا وند متعال کی مدد سے مزید استحکام پیدا ہوگیااور امیدوں کو مزید قوت مل گئی ہے اس واقعہ کو تین عشرے گذر گئے ہیں ، مشرق وسطی اور ایشیا اور افریقہ کے مسلمان ممالک اس وقت مخالفت کا کامیاب اسٹیج بن گئے ہیں۔ فلسطین اور اسلامی انتفاضہ ، فلسطین میں مسلمان حکومت کی تشکیل، لبنان میں اسرائیل کی غاصب و خونخوارحکومت پر حزب اللہ کی تاریخی فتح ؛ اورعراق میں صدام ملعون کی ملحد و ڈکٹیٹر حکومت کی ویرانیوں پر عوامی اور مسلمان حکومت کی تشکیل، افغانستان اوروہاں کمیونسٹوں اور ان کی آلہ کار حکومت کی ذلت آمیز شکست ؛ مشرق وسطی پر تسلط جمانے کے لئے امریکہ کے تمام منصوبوں کی ناکامی و شکست ؛ اسرائیل کی صہیونی وغاصب حکومت کے اندر وسیع پیمانے پر اختلافات و بحران ؛ علاقہ کے سبھی یا اکثر ممالک میں اسلام کے حق میں عوامی لہربالخصوص جوانوں اورروشن خیال افراد میں ؛ اقتصادی پابندیوں کے باوجود جمہوری اسلامی ایران میں سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں واضح ترقی و پیشرفت ؛ اکثر مغربی ممالک میں اقلیتی مسلمانوں میں اسلامی تشخص کا احساس ؛ اور اس صدی یعنی پندرھویں صدی میں یہ تمام علامتیں دشمن کے مقابلہ میں اسلام کی پیشرفت اور کامیابی کی واضح علامتیں ہیں۔

بھائیو اور بہنو! یہ تمام کامیابیاں خلوص اور جد و جہد کے نتیجے میں حاصل ہوئی ہیں، جب خدا کی آواز خدا کے بندوں کے حلق سے نکل کر کان تک پہنچی ؛ جب حق کے مجاہدوں کی ہمت و طاقت میدان میں آگئی ؛ اور جب مسلمانوں نے خدا سے کئے ہوئے عہد و پیمان پر عمل کیا، خداوند قادر نے بھی اپنے وعدہ کو پورا کیااور تاریخ کا راستہ تبدیل ہوگیا:" أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُم " " إِنْ تَنْصُرُوا اللّهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ أَقْدامَكُمْ " " وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ" " إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنا وَ الّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ يَوْمَ يَقُومُ الأَشْهادُ"

ابھی یہ ابتدائی مرحلہ ہے، مسلمان قوموں کو ابھی سخت ترین گھاٹیوں سے عبور کرنا ہے اور ایمان ، خلوص ، امید و جہاد، بصیرت اور صبر کے بغیر ان دشوار گھاٹیوں سے عبور کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور خداوند متعال کے وعدے پر مایوسی ، ناامیدی ، بے صبری ، عجلت ، بدظنی اور سستی کے اظہارسے یہ راستہ طے نہیں ہوپائے گا۔

زخمی دشمن اپنے تمام وسائل و امکانات کو لیکرمیدان میں آگیا ہے اور مزید لے آئے گا، اس صورت میں مسلمانوں کوہوشیار اور آگاہ رہنا چاہیے اور عقل و خرد ، و شجاعت اور موقع و محل کی شناخت کے ساتھ آگے بڑھناچاہیے اس صورت میں دشمن کی تمام سازشیں اور کوششیں ناکام ہوجائیں گي، امریکہ اور صہیونیزم نے گذشتہ تین عشروں میں اپنی تمام کوششوں کو صرف کیا اپنے تمام وسائل سے کام لیا لیکن پھر بھی انھیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ، اور آئندہ بھی شکست ہی ان کا مقدر ہوگي ۔ انشاءاللہ

دشمن کے عمل میں شدت و سختی اس کی کمزوری و ناتوانی کی علامت ہے فلسطین اور بالخصوص غزہ کو مشاہدہ کیجئے اسرائیل کی غیر انسانی حرکت اور اس کی ظالمانہ کارروائیوں کو دیکھئے، ظلم کی تاریخ میں جن کی کوئی مثال نہیں ملتی ، غزہ کے عوام ، غزہ کے مردوں ، عورتوں اور بچوں کے مدمقابل یہ اسرائیل کی شکست و ناتوانی کی علامت ہے، غزہ کے لوگ خالی ہاتھوں سے اسرائیل کی غاصب حکومت کے مدمقابل ڈٹے ہوئے ہیں جبکہ اسرائیل کی حمایت امریکہ جیسی ظالم و جابر حکومت کررہی ہے غزہ کے عوام پر یہ دباؤ حماس کی عوامی حکومت سے انھیں منحرف کرنے کے لئے ہے لیکن غزہ کے عوام نے دشمن کی تمام سازشوں کو اپنے پاؤں تلے روند دیا ہے خدا وند متعال کا دورد و سلام ہو غزہ کے ان عظیم عوام پر جو دشمن کے مد مقابل چٹان کی طرح کھڑے ہیں غزہ کے لوگ اور حماس حکومت، عملی طور پرقرآن کریم کی ان آیات کی تفسیر پیش کررہے ہیں :" وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْ ءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَراتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ *الَّذِينَ إِذا أَصابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ راجِعُونَ *أُولئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ» و «لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذىً كَثِيراً وَ إِنْ تَصْبِرُوا وَ تَتَّقُوا فَإِنَّ ذلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ" .

حق و باطل کے اس معرکہ میں فتح حق کو نصیب ہوگی ،فلسطین کی صابر اور مظلوم قوم کو آخر کار دشمن پر فتح و کامیابی حاصل ہوگي " وَ كانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزاً. " فلسطینی عوام کی مقاومت جاری ہے آج امریکی اور بعض یورپی حکومتوں کے انسانی حقوق ، جمہوریت اور آزادی کے دعو ے جھوٹے اور بے بنیاد ثابت ہوچکے ہیں جس کی بنا پر دنیا میں امریکہ کی آبرو ختم ہوگئی ہے جس کی تلافی و جبران اس کے لئےممکن نہیں ہوگا اسرائیل کی ظالم حکومت بھی پہلے سے کہیں زیادہ مضمحل اور روسیاہ ہوچکی ہے اور بعض عرب حکومتیں بھی اس عجیب امتحان میں اپنی آبرو کھوچکی ہیں۔ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ

ظلمُوا ايَّ مُنْقلَبٍ يَنْقلِبُونَ. والسلام علي عباداللہ الصالحين

سيّدعلي حسيني خامنہاي

4 ذي‌حجۃالحرام 1429

13 آذر 1387

رہبر معظم کا حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اہم پیغام
ولی امر مسلمین ، رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اپنے پیغام میں حج ابراہیمی کو حقیقی توحید کا مرکز و محور قرار دیا، اورحج کے عظیم دروس کو دہرانے اور ان کو عملی جامہ پہنانے پرتاکید کرتے ہوئے فرمایا : مشرکین سے برائت اور بتوں و بت گروں سے بیزاری، مؤمنین کے حج کی روح رواں ہے اور حج کا ہر رکن و مقام ، مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد اور اسلامی انسجام کا مظہراورحقیقی و ایمانی اخوت و برادری کا آئینہ دار ہے۔

رہبر معظم کے پیغام کا متن حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید نا محمد المصطفی و علی آلہ الاطیبین و صحبۃ المنتجبین

بیت اللہ الحرام کے زائروں ، خداوند متعال کے مہمانوں اور اس کی دعوت پر لبیک کہنے والوں پر سلام ۔
درود وسلام ہو ان دلوں پر جو یاد خدا کی طراوت سے مملو ہیں اور جنھوں نےخدا کی بیشمار رحمت اور اس کا فیض حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کے دریچوں کو کھول رکھا ہے ۔ان قیمتی شب و روز و گرانقدر لمحات میں بہت سے ایسے قدر شناس افراد ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو معنویت کے حوالے کردیا ہے اور اپنی روح و جان کو توبہ واستغفار کے نور سے منور کیا ہے اور اس مقدس وادی میں خداوند متعال کی طرف سے مسلسل نازل ہونے والی رحمت کی موجوں کے ذریعہ اپنے آپ کو شرک اورگناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف کیا ہے خدا کا سلام ہو ان پاک و پاکیزہ دلوں اور ان صاحب دلوں پر ،
تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے سزاوار ہے کہ وہ اس عظیم و گرانقدر سرمایہ پر اپنی توجہ مبذول کریں اور اس فرصت سے بھر پور فائدہ اٹھائیں، اس معنوی مقام پر مادی زندگي کے بارے میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کریں کیونکہ یہ تو ہمارا دائمی مشغلہ ہے۔اس مقام پر خدا کی یاد اس کی بارگاہ میں توبہ و استغفار ، تضرع و زاری ، پاک و پاکیزہ کردار، سچائی اور نیک فکرپر اپنا عزم بالجزم کریں اور خداوند متعال سے اس سلسلے میں مدد و نصرت طلب کریں اور اپنے دل کو توحید اور معنویب کی خالص فضا میں پرواز کا موقع فراہم کریں، خدا کی راہ و صراط مستقیم پر پائدار رہنے کے لئے توشہ فراہم کریں ۔
یہاں حقیقی اور خالص توحید کا مرکز و محور ہے ۔ یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم (ع) نے اپنے نفس پر غلبہ پیدا کرتے ہوئے توحید کا سبق دیا اور پروردگارکا حکم بجالانےاور اپنے پارہ جگر کو اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے منی میں

حاضر کیا اور اپنے اس عمل کو عالمی تاریخ کے تمام موحدوں کے لئے یادگار بنادیا ،یہ وہی مقام ہے جہاں سرور کونین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طاقت و دولت کے نشے میں مخمور متکبروں کے سامنے توحید کا پرچم بلند کیا ۔اور خداوند متعال پر ایمان کے ساتھ طاغوتی طاقتوں سےبیزاری کو مسلمانوں کی نجات و رستگاری و فلاح و بہبود کی شرط قراردیا : فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقداستمسک بالعروۃ الوثقی [(1)] ۔

حج ان عظیم دروس کو یاد کرنے اور سمجھنے کا مقام ہے ۔ مشرکوں ، بتوں اور بت گروں سے بیزرای و نفرت ، مؤمنین کے حج کی روح رواں ہے مؤمنین کی طرف سے اپنے دل کو خدا کے سپرد کرنے کی تلاش وکوشش اور شیطان سے برائت و بیزاری، اس پر رمی کرنا اور اس کے مد مقابل محاذ قائم کرنا حج کے ہر مقام پرنمایاں ہے ۔ اور مسلمانوں کےدرمیان باہمی اتحاد و انسجام ویکجہتی اور حقیقی اخوت و برادری اور ایمانی طاقت کے جلوے اورقومی و قبائلی اور قدرتی واعتباری تفاوتوں کےختم ہونےکے آثار حج کے ہر مقام پر نظر آتے ہیں ۔

یہ وہ دروس ہیں جو دنیا کے ہر خطے کے رہنے والے مسلمانوں کو یاد کرنا چاہیے اور ان دروس کی بنیاد پر اپنی زندگي اور اپنےمستقبل کے پروگراموں کو استوار کرنا چاہیے۔

قرآن کریم میں دشمنوں کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کے اقتدار و عزت وعظمت کے سلسلے میں تین علامتیں ہیں جو خدا وند متعال کی بندگی ،عبودیت ، مؤمنین کے درمیان مہر و محبت و رافت و رحمت اور دشمن کے مد مقابل اسقامت و پائداری پر مشتمل ہیں ۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ، رحماء بینھم ، تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ و رضواناً [(2)] ۔ یہ تین چیزیں مسلمانوں کی عزت و عظمت اور ان کی سرافرازی کے اصلی رکن ہیں ۔

ہر مسلمان اس حقیقت پر توجہ رکھتے ہوئے عالم اسلام کی موجودہ مشکلات کے علل و اسباب کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے

آج دنیا کی سامراجی ، استکباری اور متکبر طاقتیں اور ان کو چلانے والے سامراجی مراکز امت اسلامی کی بیداری کو اپنے ناجائز مفادات کےلئے بہت بڑا خطرہ اور چیلنج تصور کرتے ہیں ۔ اور ان سامراجی و منہ زور اور تسلط پسند طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام مسلمانوں خاص طور پر مسلم سیاستدانوں ، علماء و دانشوروں اور مفکرین کو امت اسلامی کا متحد و مضبوط و مستحکم محاذ تشکیل دیناچاہیے اور اسلامی قدرت و طاقت کو ایک جگہ جمع کرکے امت اسلامی کو حقیقی معنوں میں عزت و عظمت سے سرافراز کرنا چاہیے ۔ علم و دانش ، تدبیر و ہوشیاری ،ذمہ داری کا احساس ، تعہد ، خدا پر توکل اس کے وعدوں پر امید ، خدا وند متعال کی مرضی و خشنودی کو حاصل کرنے کے لئےمعمولی اور حقیر چیزوں سے چشم پوشی ، اپنی ذمہ داری پر عمل ، امت اسلامی کے اقتدار کے اصلی عناصر میں شامل ہیں ـجو امت اسلامی کو معنوی و مادی میدان میں پیشرفت اور عزت و استقلال تک پہنچاسکتے ہیں اور دشمن کو اسلامی ممالک پر حملے ،دست درازی اور افزوں طلبی سے باز رکھ سکتے ہیں ۔

مؤمنین کے درمیان مہر و عطوفت امت اسلامی کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کی دوسری علامت ہے ۔ امت اسلامی کے بعض حصوں میں اختلافات اور تفرقہ ایک خطرناک بیماری ہے ۔ اور اس بیماری کاپوری طاقت کے ساتھ علاج ضروری ہے ۔ اسلام دشمن عناصر طویل مدت سے اس سلسلے میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اور اب وہ امت اسلامی کی بیداری سے سخت خوف و ہراس میں مبتلا ہیں ۔ لہذا اس نے امت اسلامی کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی کوششیں بھی مزید تیز تر کردی ہیں۔قومی ہمدردی رکھنے والے افراد کا یہی کہنا ہے کہ تفاوتوں کو تضاد میں اور مختلف النوع ہونے کو آپسی دشمنی ،جھگڑے اور لڑائی میں نہیں بدلنا چاہیے ۔

ایرانی عوام نے اس سال کو اسلامی اتحاد و یکجہتی کا سال قراردیا ہے یہ نام درحقیقت دشمنوں کے شوم پروپیگنڈوں نیز ان کی طرف سے امت اسلامی کے درمیان اختلافات ڈالنے کی سازشوں کے پیش نظر رکھا گیا ہے ۔ دشمن کی یہ سازشیں فلسطین ، لبنان ، عراق ، پاکستان اور افغانستان میں کار گر ثابت ہوئی ہیں جہاں ایک مسلمان ملک کے لوگ اپنے ہی بھائیوں کے خلاف صف آرا ہوگئے اورانھوں نے ایک دوسرے کا خون بہانے پر کمر ہمت باندھ لی ،ان تمام تلخ اور دردناک حوادث میں دشمن کی سازشیں آشکار تھیں اور تیز نگاہوں نے ان سازشوں کے پیچھے دشمن کا ہاتھ دیکھ لیا ۔

حکم خدا " رحماء بینھم " کا مطلب یہ ہے کہ آپسی دشمنی اور لڑائیوں کا سلسلہ ختم ہو ۔ آپ ان مبارک ایام میں ، دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ سب ایک ہی گھر کے ارد گرد طواف کررہے ہیں ، ایک ہی کعبہ کی طرف نماز ادا کررہے ہیں ، شیطان کی علامتوں پرمل کر پتھر پھینک رہے ہیں،قربانی کرنے کی منزل میں ایک جیسا عمل انجام دے رہے ہیں ، عرفات و مزدلفہ میں ایکدوسرے کے ساتھ ملکرخدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری کررہے ہیں ، اسلامی مذاہب اصلی ترین فرائض و احکام اور عقائد میں ایک دوسرے کے اس قدر نزدیک ہیں اس عظیم اتحاد کے بعد معمولی تعصبات اور قبل از وقت فیصلوں کی بنا پر کیوں مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد اور جھگڑے کی آگ پھیلائی جائے ؟!۔ جبکہ دشمن بھی اس آگ پر مزید تیل چھڑکنے کا کام کرتا ہے ۔ آج وہ لوگ جو بے عقلی ، نادانی اور جہالت کی بنا پر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے پر کفر و شرک کا الزام عائد کرتے ہیں ،اور انکا خون بہانا جائز سمجھتے ہیں وہ لوگ خواہ نخواہ ، سامراجی طاقتوں اور کفر و شرک کی خدمت کررہے ہیں بہت سے لوگ جنھوں نے پیغمبر اسلام اور آئمہ طاہرین کی عزت و تکریم کو کفر وشرک قراردیا اور وہ خود کافروں اور ستمگاروں کے حامی اور مددگار بن گئے ۔جبکہ پیغمبر اسلام (ص) اور اہلبیت اطہار ، اور اولیاء خدا کی عزت و تکریم حقیقی دینداری ہے ۔

اسلام کے سچے علماء ، متعہد مفکرین اور اچھے حکمرانوں کو ان خطرناک سازشوں کا مقابلہ کرنا چاہیے ۔

اسلامی اتحاد و انسجام آج ایک اہم فریضہ ہےجس کو اسلامی مفکرین ، دانشوروں اور صاحبان عقل و خرد کے تعاون سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

عزت کےیہ دو رکن ؛ یعنی ایک طرف سامراجی طاقتوں کے مقابلے میں مقتدر محاذ کا قیام ، اور دوسری طرف مسلمانوں کے درمیان مہر و محبت ، اخوت و برادری کے قیام کے ساتھ جب تیسرےرکن یعنی خدا کی بندگي اور عبودیت کے ہمراہ ہوجائیں گے تو اس وقت امت اسلامی، صدر اسلام کے مسلمانوں کی طرح عزت و عظمت کی طرف گامزن ہوجائے گی ۔اور پھر امت اسلامی دشمنوں کی طرف سے عائد کی گئی پسماندگی ، ذلت و حقارت سے نجات پاجائے گی ۔اس عظیم تحریک کا آغاز ہوچکا ہے اور امت اسلامی کی بیداری کا سلسلہ پوری دنیا میں شروع ہوگیا ہے اور دنیا میں جہاں کہیں اسلامی ممالک میں اٹھنے والی بیداری سے سامراجی طاقتوں پر چوٹ پڑتی ہے تو وہ اس کو ایران یا شیعیت کی طرف نسبت دینے کی کوشش کرتی ہیں اور جمہوری اسلامی ایران کو اس کا ذمہ دار قراردیتی ہیں کیونکہ ایران نے دنیا میں اسلامی بیداری پیدا کرنے میں اہم اور سرگرم کردار ادا کیا ہے حزب اللہ کی 33 دن کی لڑائی میں اسرائیل پر تاریخی فتح ، عراقی عوام کا مدبرانہ قیام اور تسلط پسند طاقتوں کی مرضی کے خلاف عوامی حکومت اور پارلیمنٹ کی تشکیل ، فلسطین کی قانونی حکومت کا پائدار صبر اور فلسطینی عوام کی فدا کاری اور مسلمان ممالک میں اسلام کی حیات نو کی بہت سی ایسی علامتیں ہیں جن پر دشمن ، شیعہ سازی ، ایران سازی جیسے الزامات عائد کرتے ہیں تاکہ امت اسلامی کی یکجہتی و اتحاد میں خلل ایجاد کرسکیں لیکن ان کا یہ مکر وفریب سنت الہی کو نہیں بدل سکے گا جس میں دین خدا کی نصرت کرنے والوں اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی فتح و کامیابی کو حتمی و یقینی قراردیا گیا ہے ۔

مستقبل ، امت اسلامی کے ہاتھ میں ہے ۔اور ہم سب کو اپنی طاقت و توانائی کے لحاظ سے اس مستقبل کو نزدیک تر بنانے

کی کوشش کرنا چاہیۓ۔ حج کےمناسک آپ سب کو مبارک ہوں ، حاجیوں کواس فرض کو ادا کرنے کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ بہتر موقع ملا ہے ۔
امید ہے کہ خداوند متعال کی توفیق اور حضرت امام مہدی موعود عجل اللہ لہ الفرج ، کی دعا ، آپ کو اس عظیم مقصد میں مدد و نصرت عطا کرے ۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
السید علی الحسینی الخامنئی
٤ ذی الحجہ ١٤٢٨

---

1. سورۃ البقرہ، الآیۃ 271
2. سورۃ الفتح، الآیۃ 29

رہبر معظم کا حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اہم پیغام

ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے حجاج بیت اللہ کے نام اپنے اہم پیغام میں فرمایا:حج کا موسم ہر سال کی مانند‌اس سال بھی معنوی بشارتوں کے ساتھ پہنچ گیاہے اور عالم اسلام کو قیمتی اور گرانبہا موقع فراہم ہوا ہے ـاگر چہ بے شمار لوگوں کو حج کرنے کی تڑپ ہوتی ہے لیکن جن خوش نصیب افرادکی یہ آرزو پوری ہوئی ہے اگر چہ وہ امت اسلامی کی بہت بڑی تعداد میں سے بہت کم ہیں اور یہ خود انکےاس لازوال چشمہ سے دائمی تمسک و پیوستگی کا نتیجہ ہے خانۂ محبوب میں مسلمانوں کی سالانہ ملاقات دلوں کو ایک جانب سے قبلۂ آفرینش کے ساتھ اور دوسری طرف سے بچھڑے دوستوں کے ساتھ دوبارہ ملادیتی ہے اور امت اسلامیہ کے پیکر میں معنویت کے اعتبار سے بھی اور اس کی اپنی سیاست کے لحاظ سے بھی نشاط و شادابی پیدا کردیتی ہے ۔

پیغام کا متن حسب ذیل ہے:
بسم اللہ الرحمن الرحیم
والحمدالله رب العالمین و الصلوۃ علیٰ سید المرسلین و علیٰ آلہ الطیبین و صحبہ الصادقین
حج کا موسم ہر سال کی مانند‌اس سال بھی معنوی بشارتوں کے ساتھ پہنچ گیاہے اور عالم اسلام کو قیمتی اور گرانبہا موقع فراہم ہوا ہے ـاگر چہ بے شمار لوگوں کو حج کرنے کی تڑپ ہوتی ہے لیکن جن خوش نصیب افرادکی یہ آرزو پوری ہوئی ہے اگر چہ وہ امت اسلامی کی بہت بڑی تعداد میں سے بہت کم ہیں اور یہ خود انکےاس لازوال چشمہ سے دائمی تمسک و پیوستگی کا نتیجہ ہے خانۂ محبوب میں مسلمانوں کی سالانہ ملاقات دلوں کو ایک جانب سے قبلۂ آفرینش کے ساتھ اور دوسری طرف سے بچھڑے دوستوں کے ساتھ دوبارہ ملادیتی ہے اور امت اسلامیہ کے پیکر میں معنویت کے اعتبار سے بھی اور اس کی اپنی سیاست کے لحاظ سے بھی نشاط و شادابی پیدا کردیتی ہے ۔
مادی آلودگیوں سے پاک ہونا ، ہر جگہ وہرکام میں ، خدا کودیکھنا اگر چہ کچھ ہی دنوں کے لئے ہے لیکن پھر بھی انسان کے لئے ایک بہت بڑی سعادت و توشہ آخرت ہے حج کے تمام آداب و مناسک اس لئے ہیں کہ فریضۂ حج بجا لانے والا اس معنوی تجربے کو حاصل کرے اور اس لذت کو جان و دل سے محسوس کرے ـسیاسی پہلو میں ، حج میں اصلی محور امت اسلامیہ کے باہمی اتحاد و یکجہتی کے تشخص کا مظاہرہ کرنا ہے ـمسلمانوں کی ایک دوسرے سے دوری دشمنوں کو انکی صفوں میں اختلاف و تفرقہ ڈالنے کاموقع فراہم کرتی ہے امت اسلامیہ مختلف قوموں ، نسلوں اور مذاہب کے ماننے والوں سے تشکیل پائی ہے اور زمین کے حساس اور اہم علاقوں اور الگ الگ جغرافیائی خطوں میں اس کا آباد ہونا اس کے تنوع اوراس کےعظیم پیکر کے لئے ایک مضبوط نقطہ ثابت ہوسکتا ہے اور اس وسیع و عریض دنیا میں اس کی مشترکہ ثقافت ، میراث اور تاریخ (امت اسلامیہ) کو مزید فعال و کارآمد بنا سکتا ہے اور طرح طرح کی انسانی و فطری قابلیتوں و صلاحیتوں کو مسلمانوں کے لئے بروئے کار لا سکتا ہے ـمغربی سامراج نے اسلامی ملکوں میں داخل ہوتے ہی اسی نکتہ کو مد نظر رکھا اور اس نے تفرقہ انگیز عوامل کو مسلسل اشتعال دلانے کی کوشش شروع کردی ۔
سامراجی سیاستدانوں کو بخوبی یہ معلوم تھا کہ اگر عالم اسلام متحد ہوگیا تو اس پرسیاسی اور اقتصادی تسلط جمانے کا راستہ مسدود ہوجائے گالہذاانھوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی ہمہ گیر اور طویل المیعاد کوشش شروع کردی اوراس خبیثانہ سیاست کی آڑ میں انہوں نے لوگوں کی غفلت اور سیاسی و ثقافتی حکمرانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور اسلامی ملکوں پر اپنا تسلط جمانا شروع کردیا۔
گذشتہ صدی میں اسلامی ممالک میں حریت پسندانہ تحریکوں کی سرکوبی اور ان ملکوں پر تسلط جمانے میں سامراجی طاقتوں کی پیشقدمی اور ان میں استبدادی حکومتوں کا قیام یا انکی تقویت اور ان کے قدرتی ذخائر کی لوٹ کھسوٹ و انسانی وسائل کی نابودی و تباہی اور اسکے نتیجے میں مسلمان قوموں کو علم و ٹیکنالوجی کے قافلے سے پیچھے کردینا یہ سب کے سب سامراجی منصوبے مسلمانوں کےاختلاف و عدم اتحاد کی وجہ سے ممکن ہوئے ہیں جو کبھی کبھی دشمنی ، جنگ و جدال اور برادر کشی پر بھی منتج ہوئے ہیں ۔ اسلامی بیداری کے آغاز سے مغربی سامراج کو سنگین خطرے کا سامنا

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ہوا ۔ جس کا نقطۂ عروج ایران میں اسلامی جمہوری نظام کا قیام تھا ۔
مشرق و مغرب کے سیاسی مکاتب کی شکست اور سامراجی طاقتوں کی اُن اقدار کے غلط ثابت ہونے اور ان کی دھجیاں بکھر جانے سے جنہیں وہ انسانیت کی فلاح و کامیابی کا واحد ذریعہ سمجھتی تھیں مسلمان قوموں کے درمیان اسلامی خود آگہی کی بنیاد مضبوط ہوئی اور اس چراغ الہٰی کو خاموش کرنے اور اس نور کو چھپانے میں استکباری طاقتوں کی پے در پے ناکامیوں نے مسلمان قوموں کے دلوں میں امید کے پودے کو مضبوط و بارور بنادیا ہے ۔
آج کے فلسطین کو دیکھئے جہاں آج " صیہونی قبضے سے آزادی " کے جامع اصول پر کاربند حکومت بر سر اقتدار آئي ہے اور پھر ماضي میں فلسطینی قوم کی غربت ، تنہائي اور ناتوانی سے اس کا موازنہ کیجئے ، لبنان پر نگاہ ڈالئے جہاں کے دلیر و فداکار مسلمانوں نے اسرائیل کی مسلح فوج کو شکست دی جسے امریکہ و مغرب اور منافقوں کی پوری مدد حاصل تھی اور پھر اس کا اُس لبنان سے موازنہ کیجئے کہ صیہونی جب چاہتے تھے اور جہاں تک چاہتے تھے کسی مزاحمت کے بغیر آگے تک چلے جاتے تھے ۔
عراق پر نگاہ ڈالئے کہ جس کی غیرت مند قوم نے مغرور امریکہ کی ناک رگڑ دی اور اس کی فوج اور ان سیاستدانوں کو جو کبر و نخوت کے عالم میں عراق پر اپنی مالکیت کا دم بھرتے تھے سیاسی ، فوجی اور اقتصادی دلدل میں پھنسا دیا اور پھر اس کا اس عراق سے موازنہ کیجئے جس کے خونخوار حاکم نے امریکہ کی پشتپناہی سے لوگوں کا جینا حرام کررکھا تھا،
افغانستان پر نگاہ ڈالئے کہ امریکہ اور مغرب کے تمام وعدے جہاں فریب اورجھوٹ ثابت ہوئےاور جہاں مغربی اتحادیوں کی غیر معمولی اور بے تحاشا لشکرکشی نے اس ملک کی تباہی و ویرانی اورلوگوں کوغربت زدہ بنانے ان کا قتل عام کرنے اور منشیات کے مافیا گروہوں کو روز بروز مضبوط بنانے کے سواء اور کچھ نہیں کیاہے اور سرانجام اسلامی ملکوں میں جوان معاشرے اور پروان چڑھتی ہوئی نسل پر نگاہ ڈالئے جس میں اسلامی اقدار کا رجحان بڑھ رہا ہے اور امریکہ و مغرب سے نفرت میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے ۔
ان تمام واقعات پر نگاہ ڈالنے سے مغربی استکباری طاقتوں اور ان میں سر فہرست امریکہ کی بد بختی اور شکست خوردہ پالیسیوں کی حقیقی تصویر کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور یہ تمام واقعات اس بات کی بشارت دے رہے ہیں کہ امت اسلامیہ متحد ہورہی ہے ۔
اس وقت امریکی حکومت ، مغربی سرمایہ داری اور مفسد صیہونی کارندے اسلامی بیداری کی زندہ حقیقت کو درک کررہے ہیں اور اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ اسلحہ و فوجی قوت اس حقیقت کے مقابلے میں کارگر نہیں ہے اپنی تمام تر قوت و صلاحیت فریب اور سیاسی شعبدہ بازیوں میں صرف کررہے ہیں ـآج وہ دن ہے جب امت مسلمہ کو خواہ اس کے سیاسی و مذہبی رہنماؤں یا ثقافتی شخصیتوں و دانشوروں یا پھر عوام الناس، سب کو پہلے سے زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے انہیں چاہئے کہ دشمن کے حیلوں کو سمجھیں اور ان کا مقابلہ کریں دشمن کے پاس سب سے موثر حیلہ مسلمانوں کے درمیان اختلافات کی آگ کو بھڑکانا ہے ۔ اسلام دشمن عناصر پیسے اور مسلسل جد وجہد کے ذریعہ مسلمانوں کو اختلافات میں الجھانا چاہتے ہیں اور ایکبار پھر غفلتوں ، نادانیوں ،کج فہمیوں ، اور تعصبات سے فائدہ اٹھا کر ہمیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں ۔
آج ہر وہ اقدام جو عالم اسلام میں تفرقہ انگیزی کا باعث ہو تاریخی گناہ ہے وہ لوگ جو دشمنانہ طریقے سے مسلمانوں کےایک عظیم گروہ کو بے بنیاد بہانوں سے کافر قرار دے رہے ہیں ، وہ لوگ جو باطل گمان و خیالات کی بنیاد پر مسلمانوں کے کچھ فرقوں کے مقدسات اور مذہبی مقامات کی اہانت کررہے ہیں ، وہ لوگ جولبنان کے ان جانباز جوانوں کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں جو امت اسلامیہ کی سربلندی اور عالم اسلام کے لئے باعث فخرہیں وہ لوگ جوامریکہ اور صیہونیوں کی خوشامد کے لئے ہلال شیعی یا شیعہ بیلٹ کے نام سے موہوم خطرے کی باتیں کررہے ہیں ، وہ لوگ جو عراق میں عوامی اورمسلمان حکومت کو ناکام بنانے کے لئے اس ملک میں بد امنی اور برادر کشی کو ہوا دے رہے ہیں وہ لوگ جو حماس کی حکومت پر ہرطرف سے دباؤ ڈال رہے ہیں جو ملّت فلسطین کی محبوب اور منتخب حکومت ہے وہ لوگ خواہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں ایسے مجرم شمار ہوتے ہیں کہ تاریخ اسلام اورآئندہ کی نسلیں ان سے نفرت کریں گی اور انہیں غدار دشمنوں کا پٹھو سمجھیں گی ۔
دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ عالم اسلام کی حقارت و پسماندگی کا دور ختم ہوچکاہے اوراب نئے دور کا آغاز ہوچکا ہے یہ خیال باطل کہ مسلمان ملکوں کو ہمیشہ مغرب کے سیاسی و ثقافتی اقتدار کے پنجہ میں اسیر رہنا ہے اور

انفرادی و اجتماعی فکر وگفتار و عمل میں مغرب کی ہی تقلید و پیروی کرنا ہے اب خود مغرب والوں کے ہاتھوں اور اس کے غرور و طغیان و انتہا پسندی کے نتیجے میں مسلمان قوموں کے ذہنوں سے پاک ہوچکا ہے۔
مغرب خاص طور پر امریکہ کی سرپرستی میں آنے کے بعد کھلم کھلا ظلم و ستم غیر منطقی اقدامات اور بے حد و حساب غرور و تکبر کی وجہ سے عالم اسلام میں اقدار دشمن عنصر میں تبدیل ہوگیاہے فلسطینی عوام سے مغربی ملکوں کا سلوک اوراس کے مقابلے میں خونخوار صیہونی حکومت کے ساتھ ان کا رویّہ ، ایٹمی ہتھیار رکھنے پرمبنی صیہونی حکومت کے اعتراف کے مقابلے میں ان کا موقف اور دوسری طرف پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی توانائی سے استفادے کے ایران کےحق کے خلاف ان کا موقف ، لبنان پر فوجی حملے کے لئے ان کی حمایت اور جارحیت کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے ان کی فوجی اورسیاسی حمایت اوردوسری طرف اپنا دفاع کرنے والے لبنانی جانبازوں سے ان کی دشمنی عرب حکومتوں سے ان کی مسلسل و دائمی سودے بازی اور دوسری طرف صیہونی حکومت کے ذریعے خود مغرب کا بلیک میل ہونا ،اسلامی مقدسات کی اہانت کرنے والوں حتی اس دین الہی کی شان میں پاپ جیسے مغرب کے اعلی ترین عہدیداروں کی کھلی اہانت و افترا پردازی کی حمایت اور دوسری طرف ہولوکاسٹ اور صیہونیت کے بارے میں تحقیق و شک و تردید کو جرم شمار کیاجانا، ڈیموکریسی کے نام پرعراق و افغانستان میں قتل عام تباہی و ویرانی اورفوجی حملہ اوردوسری طرف فلسطین و عراق و لاطینی امریکہ میں منتخب جمہوری حکومتوں یا جہاں کہیں بھی امریکہ اور صیہونیزم کے آلۂ کار اقتدار میں نہ آئے ہوں ان حکومتوں کے خلاف سازشیں کرنا ، دہشت گردی کے خلاف جنگ کا پروپیگنڈہ اور دوسری طرف عراق اور دوسری جگہوں کے دہشت گردوں سے خفیہ ساز باز اور حتی ان کی مدد کرنا ، ان نامعقول اور دشمنانہ حرکتوں اور اقدامات نے مسلمان قوموں پر حجت تمام کردی ہے اور اسلامی بیداری میں مدد دی ہے ۔
آج خواہ وہ چاہیں یا نہ چاہیں دنیائے اسلام میں گہری اورمضبوط تحریک کا آغاز ہوچکاہے اور یہی وہ تحریک و بیداری ہےجو اپنے مناسب وقت پر امت اسلامیہ کی حیات نو ، آزادی اورعزت کا باعث بنےگی ۔
یہ ایک فیصلہ کن تاریخی مرحلہ ہے اس مرحلے میں علماء ، دانشوروں اور روشن خیال لوگوں کے کاندھوں پرسنگین ذمہ داری عائد ہوتی ہے ،ان لوگوں کی طرف سے ہر طرح کی کمزوری ، سست روی ، کوتاہی اور خود غرضی سے ایک المیہ بپا ہوسکتاہے ۔علماء دین کو مذہب کے نام پر اختلافات کو ہوا دئے جانے کے مقابلے میں خاموش نہیں بیٹھنا چاہئے ۔روشن خیال لوگوں کو جوانوں کے اندر امید کی روح پھونکنے میں کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہئے ۔سیاستدانوں اور حکام پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کو میدان میں موجود رہنے کی تلقین کرتے رہیں اور عوام پر بھروسہ کریں ! اسلامی حکومتیں اپنی صفوں میں اتحاد کو مضبوط بنائیں اور تسلط پسندوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں اس حقیقی قوت سے استفادہ کریں ۔آج امریکہ اور برطانیہ کے خفیہ ادارے عراق ، لبنان اور شمالی افریقہ کے ممالک میں جہاں جہاں ان کی رسائی ہوسکتی ہے پوری قوت کے ساتھ مذہبی اختلاف کے جراثیم پھیلارہے ہیں ۔حج کے اجتماع کو ہمیں اس مہلک بیماری کے مقابلے میں محفوظ رکھنا چاہئے اور آیۂ شریفہ واطیعو اللہ و رسولہ و لا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم و اصبروا ان اللہ مع الصابرین (اور اللہ اور اسکے رسول (ص) کی اطاعت کرواورآپس میں اختلاف نہ کرو کہ کمزور پڑ جاؤاور تمہاری ہوا بگڑ جائے اور صبر کرو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) ،کو مسلسل اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے ۔آج مشرکین سے برائت و بیزاری تمام مسلمان قوموں کی قلبی اور فطری آواز ہے ۔موسم حج وہ تنہا موقع ہے جب یہ آواز ان تمام قوموں کی جانب سے فلک شگاف نعرے کی شکل اختیار کرسکتی ہے ۔اس موقع کو غنیمت سمجھئے اور امت مسلمہ کے لئے دعا اور مہدی موعود سلام اللہ علیہ و عجل اللہ فرجہ کے ظہور میں تعجیل کی دعا کے ساتھ اس بحر بیکراں میں اپنے پورے وجود کو غوطہ زن کیجئے اور گناہوں کو دھوڈالئے آپ سب کے لئے کامیابی ، خوشبختی اور حج کی مقبولیت کے لئے دعا گو ہوں ۔
سیدعلی خامنہ ای
3/دی ماہ/ 1385 مطابق 24/12/2006

فلسطین کی اصلی داستان کیا ہے؟

اصلی داستان یہ ہے کہ دنیا میں یہودیوں کا ایک با اثر گروہ یہودیوں کے لئے ایک مستقل ملک کی داغ بیل اور بنیادڈالنے کی فکر میں تھا ۔ان کی اس فکر سے برطانیہ نے اپنی مشکل حل کرنے کے لئے استفادہ کیا ۔البتہ یہودی پہلے یوگنڈا جانے اور اس کو اپنا ملک بنانے۔کی فکر میں تھے۔کچھ عرصہ لیبیا کے شہر طرابلس جانے کی فکر میں رہے طرابلس اس دور میں اٹلی کے قبضہ میں تھا اٹلی کی حکومت سے گفتگو کی لیکن اٹلی والوں نے یہودیوں کو منفی جواب دیا۔آخر کار برطانیہ والوں کے ساتھ یہودی مل گئے۔اس دور میں مشرق وسطی میں برطانیہ کے اہم استعماری مقاصد تھے اس نے کہا ٹھیک ہے یہودی اس علاقہ میں آئیں ؛ اور ابتداء میں ایک اقلیت کے عنوان سے وارد ہوں پھر آہستہ آہستہ اپنی تعداد میں اضافہ کریں۔اورمشرق وسطی میں فلسطین کے حساس علاقہ پر اپنا قبضہ جما کرحکومت قائم کرلیں اور برطانیہ کے اتحاد کا حصہ بن جائیں اوراس علاقہ میں عالم اسلام خصوصا عرب ممالک کو متحد نہ ہونے دیں ۔وہ دشمن جس کی باہر سے اس قدر حمایت کی جاتی ہے، وہ مختلف طریقوں اور جاسوسی ہتھکنڈوں کے ذریعہ اختلاف پیدا کرسکتا ہے ؛ اور آخر اس نے۔یہی کام کیا: ایک ملک کے قریب ہوجاتا ہے دوسرے پر حملہ کرتا ہے ایک کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے دوسرے کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔اسرائیل کو پہلے برطانیہ اور بعض دوسرے مغربی ممالک کی مدد حاصل رہی ۔ پھر اسرائیل آہستہ آہستہ برطانیہ سے الگ ہوگیا اور امریکہ کے ساتھ مل گیا ؛ امریکہ نے بھی آج تک اسرائیل کواپنے پروں کے سائے میں رکھا ہوا ہے۔یہودیوں نے اس طرح اپنے ملک کو وجود بخشا کہ دوسری جگہوں سے آکر فلسطینیوں کے ملک پر قبضہ کرلیا ۔ انھوں نے اس طرح قبضہ کیا کہ پہلے جنگ نہیں کی بلکہ مکر وفریب اور حیلہ کا راستہ اختیار کیا ؛ بڑے بڑے فلسطینیوں کی بڑی بڑی اور سرسبز و شاداب زرعی زمینوں کو دگنی قیمت دیکرخریدا جن پر مسلمان کسان کام کرتے تھے ان زمینوں کے مالک یورپ اور امریکہ میں رہتے تھے۔انھوں نے بھی خدا خدا کرکے زمینوں کو یہودیوں کے حوالے کردیا۔ زمینوں کی فروخت میں بڑے بڑے دلال شامل تھے جن میں سید ضیاء بھی تھا جس کے بارے میں معروف ہے کہ وہ رضا خان کے ساتھ 1299 ھ ش کے کودتا میں شریک تھا ۔یہاں سے فلسطین جاتا اور وہاں دلالی کرتا تھا فلسطینی مسلمانوں سے یہودیوں کے لئے زمینیں خریدتا تھا! انھوں نے زمینیں خریدیں ؛ زمینیں جب ان کی ملکیت بن گئیں، تو انھوں نے پھر بڑی بے دردی ، بے رحمی اور سنگدلی کے ساتھ کسانوں سے وہ زمینیں خالی کرانا شروع کردیں ۔ بعض جگہ فلسطینیوں کو مارتے تھے قتل کرتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ مکر و فریب اور جھوٹ کے ذریعہ عالمی رائے عامہ کو اپنی طرف مبذول کرتے تھے۔

یہودیوں کے فلسطین پر قبضہ کے تین مرحلے ہیں ؛ پہلا مرحلہ عربوں کے ساتھ قساوت اور سنگدلی پر مبنی ہے ۔ زمینوں کے اصلی مالکوں کے ساتھ ان کی رفتاربہت سخت اور شدید تھی ان کے ساتھ کبھی بھی رحم کو روا نہیں رکھتے تھے۔

دوسرا مرحلہ عالمی رائے عامہ کے ساتھ جھوٹ اور مکر وفریب پر مبنی ہے عالمی رائے عامہ کو فریب دینا ان کی عجیب و غریب باتوں میں شامل ہے انھوں نے صہیونی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فلسطین آنے سے قبل و بعد اس قدر جھوٹ بولاکہ ان کے۔جھوٹ کی بنیاد پر بعض یہودی سرمایہ داروں کو پکڑ لیا ! اور بہت سے لوگوں نے ان کے جھوٹ پر یقین کرلیا ؛ یہاں تک کہ فرانس کے رائٹر وسماجی فلسفی "جان پل سیٹر" کو بھی انھوں نے فریب دیدیا ۔ اسی جان پل سیٹرنے۔ایک کتاب لکھی تھی جس کا میں نے 30 سال پہلے مطالعہ کیاتھا اس نے لکھا تھا " بغیر سرزمین کے لوگ اور بغیر لوگوں کے سرزمین " یعنی یہودی وہ لوگ ہیں جن کے پاس سرزمین نہیں تھی وہ فلسطین آئے جہاں سرزمین تھی لیکن لوگ نہیں تھے! یعنی کیا فلسطین میں لوگ نہیں تھے؟ ایک قوم وہاں آباد تھی کام کاج میں مشغول تھی ؛ بہت سے شواہد موجود ہیں ایک غیر ملکی رائٹر لکھتا ہے کہ فلسطین کی تمام سرزمین پر زراعت ہوتی تھی یہ سرزمین تا حد نظر سرسبز و شاداب تھی بغیر لوگوں کے سرزمین کا مطلب

کیا؟! دنیا میں یہودیوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ فلسطین ایک خراب ، ویران اور بدبخت جگہ تھی ؛ ہم نے آکر اس کو آباد کیا!رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لئے اتنا بڑا جھوٹ !

وہ ہمیشہ اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنے کی کوشش کرتے تھے ؛ اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں! امریکی جرائد مانند "ٹائم " اور " نیوزویک " کا کبھی مطالعہ کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ اگر ایک یہودی خاندان کسی معمولی حادثہ کا شکار ہوجائے تو اس کا بڑا فوٹو ،ہلاک ہونے والے کی عمر اس کے بچوں کی مظلومیت کو بہت بڑا بنا کر پیش کرتے ہیں ؛ لیکن یہی جرائد مقبوضہ فلسطین میں اسرائیل کی طرف سے فلسطینی جوانوں ، عورتوں ، بچوں پر ہونے والے سینکڑوں اور ہزاروں مظالم ،قساوت اور سنگدلی کے واقعات کی طرف معمولی سا اشارہ بھی نہیں کرتے ہیں!

تیسرا مرحلہ سازش اور کھوکھلے مذاکرات پر مبنی ہے اور ان کے قول کے مطابق "لابی" ہے، اس حکومت کے ساتھ ، اس شخصیت کے ساتھ ، اس سیاستمدار کے ساتھ ، اس روشن خیال کے ساتھ ، اس رائٹر کے ساتھ ، اس شاعر کے ساتھ بیٹھو گفتگو کرو! ان کے ملک کا کام اب تک مکر وفریب کے ذریعہ ان تین مرحلوں پر چل رہا ہے۔

اس دور میں بیرونی طاقتیں بھی ان کے ساتھ تھیں ؛ جن میں سرفہرست برطانیہ تھا ۔ اقوام متحدہ اور اس سے پہلے جامعہ ملل" جو جنگ کے بعد صلح کے معاملات کے لئے تشکیل دیا گیا تھا " بھی ہمیشہ اسرائیل کی حمایت کرتا رہا ؛ اور اسی سال 1948ء میں جامعہ ملل نے ایک قرارداد منظور کی جس میں فلسطین کو بغیر کسی دلیل اور علت کے تقسیم کردیا ؛ اس قرارداد میں 57 فیصد اراضی کو یہودیوں کی ملکیت قراردیدیا ؛ جبکہ اس سے قبل صرف 5 فیصد فلسطین کی اراضی یہودیوں سے متعلق تھی ؛ انھوں نے حکومت تشکیل دی اور اس کے بعد مختلف مسائل رونما ہوئے جن میں فلسطینی دیہاتوں پر حملہ ، شہروں پر حملہ ، فلسطینیوں کے گھروں اور بےگناہ لوگوں پر حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ؛ البتہ عرب حکومتوں نے بھی اس سلسلے میں کافی کوتاہیاں کی ہیں۔ کئی جنگیں ہوئیں اور 1967 کی جنگ میں اسرائیل نے امریکہ اور بعض مغربی ممالک کی مدد سے مصر ، اردن اور شام کی کچھ سرزمینوں پر بھی قبضہ کرلیا۔اور 1973ء کی جنگ میں بھی اسرائیلیوں نے مغربی طاقتوں کی مدد سے جنگ کا نتیجہ اپنے حق میں کرلیا اور عربوں کی مزید سرزمین پر اپنا قبضہ جمالیا ۔

تہران میں نماز جمعہ کے خطبے، 10/10/1378۔

مسئلہ فلسطین کی اہمیت

البتہ آج بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ مسئلہ فلسطین پر کیوں بحث کرتے ہیں ؛ یہ مسئلہ ختم ہوگیا ہے! میں عرض کرتا ہوں کہ مسئلہ فلسطین کسی صورت میں ختم نہیں ہوا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ یہ تصور کریں کہ " فلسطین کے اصلی مالک " فلسطینی ہمیشہ اپنی اولاد کے ہمراہ اپنی سرزمین سے باہر رہیں گے ؛ یا جو فلسطینی مقبوضہ سرزمین میں ہیں وہ ہمیشہ دبی ہوئی اقلیت کی صورت میں زندگی بسر کریں گے اور غیر ملکی غاصب وہاں ہمیشہ رہیں گے ؛ نہیں ، ایسا نہیں ہے۔ وہ ممالک جو سو سال تک دوسرے ملک کے تصرف میں رہے ہیں انہیں دوبارہ استقلال مل گیا " یہی قزاقستان ، جارجیااور مرکزی ایشیائی ممالک " جنہیں آپ دیکھ رہے ہیں ان میں بعض سویت یونین اور بعض سویت یونین سے پہلے روس کے قبضے میں تھے جب سویت یونین کا وجود ہی نہیں تھا لیکن ان کو استقلال مل گیا اور وہ اپنے عوام کو مل گئے لہذا کوئی وجہ نہیں ہے کہ فلسطین فلسطینیوں کو نہ ملے، یہ کام ضرور ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہوکر رہےگا فلسطین فلسطینی عوام کو مل کررہے گا لہذا مسئلہ ختم نہیں ہوا بلکہ اس قسم کی فکرکا تصورغلط ہے۔

آج صہیونیوں اور ان کے حامیوں " امریکہ ان کاسب سے بڑا اور اہم حامی ہے" کا مکر و فریب یہ ہے کہ وہ صلح کے خوبصورت اور حسین نام سے استفادہ کرتے ہیں: صلح کیجئے ؛ یہ کیسی باتیں ہیں ؟ جی ہاں ، صلح ایک اچھی چیز ہے ؛ لیکن صلح کہاں اور کس سے؟!کوئی شخص آپ کےگھر میں داخل ہوجائے ، طاقت کے زور پرآپ کا دروازہ توڑدےاور آپ کو مارے پیٹے ،آپ کے بال بچوں کی توہین کرے اور آپ کے گھر کےتین کمروں میں سے ڈھائی کمروں پر وہ اپنا قبضہ کرکے بیٹھ جائے ؛ اور پھر یہ کہے کہ کیوں ادھر ادھر اس کی شکایت کرتے ہواور مسلسل لڑائی جھگڑا کرتے ہو ؛ آؤ ہم صلح کرلیں ؛ کیا یہ صلح ہوگی؟یہ صلح ہے کہ آپ کو آپ کے گھر سے باہر نکال دیا جائے ؛ اوراگر آپ گھر پر قبضہ کرنے والے کے خلاف قیام کریں تو اس وقت دشمن کے حامی آئیں اور صلح کرائیں جبکہ غاصب دشمن آپ کےگھر میں بیٹھا ہواہے ؛ اس نےآپ کے خلاف ہر ظلم کا ارتکاب کیا ہے ؛ اب بھی اگر اس کاہاتھ پہنچے تو کمی نہیں چھوڑےگاآج بھی اسرائیلی حکومت تقریبا روزانہ جنوبی لبنان پر حملہ کرتی ہے ؛ مجاہدوں پر حملہ نہیں ؛ بلکہ جنوبی لبنان کے دیہاتوں پر، جنوبی لبنان کے مدرسوں پر ؛ ابھی کچھ دن قبل اسرائیل نے جنوبی لبنان کے ایک مدرسے پر حملہ کرکے کچھ بچوں کو قتل کردیا ہے! بچوں نے تو کوئی حملہ نہیں کیا تھا،بچوں نے تو ہاتھوں میں اسلحہ نہیں لےرکھا تھا ؛ اسرائیل کی ماہیت میں حملہ اور تشدد کا عنصر ہے ؛ جب صہیونیوں نے لبنان پر حملہ کیا ، تو ڈیر یاسین اور باقی جگہوں کے لوگوں نے تو ان کےساتھ کچھ نہیں کیا تھا ؛ لیکن صہیونیوں نے ان کا بھی قتل عام کیا ؛ البتہ عربوں کے کچھ باغیرت جوان ان کے ساتھ اس بات پر لڑ رہے تھے اور یہی کہتے تھےکہ کیوں تم ہمارے گھر میں داخل ہوئے ہواور لوگوں کا قتل کررہے ہو ؛ وہ لوگ جو صہیونیوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتے تھے وہ دیہاتی لوگ تھے جنھیں اسرائیل قتل عام کرکے ان کے گھروں سے نکال رہا تھادیہاتیوں نے تو کوئی کام نہیں کیا تھا ؛ لہذا معلوم ہوا کہ اسرائیلی حکومت کی ماہیت اور طبیعت میں حملہ ، خونخواری اور تشدد موجود ہے۔

اسرائیلی حکومت کی بنیاد اور داغ بیل تشدد، قساوت اور طاقت کے زور پر ڈالی گئی ہےاور اسی بنیاد پر وہ آگے بڑھ رہی ہے ؛ اور اس کے بغیر اس کی پیشرفت ممکن نہیں تھی اور آئندہ بھی مکن نہیں ہوگیـ کہتے ہیں کہ اس حکومت کے ساتھ صلح کریں؟! کیسی صلح؟!اگر وہ اپنے حق پر قناعت کریں " یعنی وہ گھر جو فلسطین کے نام سے ہے وہ فلسطینی عوام کے حوالے کردیں اور اپنے کام میں مشغول ہوجائیں ؛ یا فلسطینی حکومت سے اجازت لیں اور کہیں کہ ہم میں سے بعض کو یا سب کو یہاں رہنے کی اجازت دیدیں" تو کسی کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگي ؛ جنگ یہ ہے کہ انھوں نے طاقت کے زور پر دوسروں کے گھر پرغاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے ؛ انھوں نے گھر والوں کو گھر سے باہر نکال دیا ہےاور اب بھی ان پر ظلم و تشدد کو روا رکھے ہوئےہیں ؛ علاقائی ممالک پر ظلم کرتے ہیں اور سب کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں ؛ لہذا وہ صلح کو بھی بعد والے حملے کا مقدمہ بنانا چاہتے ہیں! ایسی صلح برقرار ہوجائے تاکہ یہ صلح ان کے آئندہ حملے کے لئے مقدمہ قرار پاسکے۔

تہران میں نماز جمعہ کے خطبے، 10/10/1378

مسئلہ فلسطین کا حل

مسئلہ فلسطین کا راہ حل ، جھوٹے اور بےبنیادطریقوں پر نہیں ہوسکتا بلکہ مسئلہ فلسطین کا راہ حل صرف یہ ہے کہ فلسطین کے حقیقی مالک " نہ باہر سے آنے والےغاصب اور قابض مہاجرین " جو فلسطین کے اندر موجود ہیں اور جو فلسطین کے باہر ہیں وہ اپنے ملک کا حکومتی نظام تشکیل دیں۔ اگر دنیا میں ڈیموکریسی کا دعوی کرنے والوں کی یہ بات درست ہےکہ ہر قوم کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق ہے تو فلسطینی قوم بھی ایک قوم ہےاور اس کو بھی فیصلہ کرنا چاہیے۔ مقبوضہ فلسطین پر آج جو غاصب حکومت قائم ہے اس کا فلسطین کی سرزمین پر کوئی حق نہیں ہے ؛ وہ ایک جعلی ، جھوٹ پر مبنی اور ظالم طاقتوں کی بنائی ہوئی حکومت ہے ؛ لہذا فلسطینی عوام سے غاصب حکومت کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔اگر عالم اسلام میں کوئی اس غلطی کا ارتکاب کرےگااور اس ظالم حکومت کو سرکاری طور پر تسلیم کرے گا تو گویا وہ اپنے لئے ذلت و رسوائی کا سامان فراہم کرے گا اور کام بھی بیہودہ اور بے فائدہ کرےگا ؛ کیونکہ یہ حکومت دائمی نہیں ہے۔ صہیونیوں نے یہ تصور کرلیا ہے کہ وہ فلسطین پر قابض ہوگئے ہیں اور فلسطین ہمیشہ ان کی ملکیت بن گیا ہے ؛ نہیں، ایسا نہیں ہے ۔ فلسطین کا فیصلہ یہ ہے کہ حتمی طور پر ایک دن فلسطینی ملک وجود میں آئے گا۔فلسطینی عوام نے اس سلسلے میں قیام کیا ہے۔ مسلمان حکومتوں اور عوام کا فرض ہے کہ وہ اس فاصلے کو زیادہ سے زیادہ کم کریں اور ایسا کام کریں کہ فلسطینی عوام اس دن تک جلد پہنچ جائیں۔

امام خمینی (رہ) کے حرم میں زائرین کے اجتماع سے خطاب، 14/3/1381

مسئلہ فلسطین کا منطقی راہ حل

مسئلہ فلسطین کا منطقی راہ حل موجود ہے۔منطقی راہ حل ایک ایسا راہ حل ہے جس کو دنیا کے تمام بیدار ضمیر لوگ قبول کرنے کے لئے مجبور ہیں جو دنیا کے آج کے مفاہیم پر یقین رکھتے ہیں۔اور وہ راہ حل یہ ہے جس کو ڈیڑھ سال پہلے بھی ہم نے پیش کیا تھا۔ اور اسلامی جمہوری حکومت نےبین الاقوامی سطح پر حکومتوں کے ساتھ مذاکرات میں اس حل کو بار بار پیش کیا ہےاور اب بھی ہم اسی کو پیش کریں گے اور اس پر ہم اصرار بھی کریں گے ؛ یہ راہ حل خود فلسطینی عوام کے ریفرنڈم پر مشتمل ہے ؛ وہ فلسطینی جو آوارہ ہوئے ہیں " البتہ وہ لوگ جو اپنے گھراور اپنے وطن فلسطین میں واپس جانا چاہتے ہیں" یہ ایک منطقی امر ہے۔ جو فلسطینی لبنان ، اردن ، مصر ، کویت اور دوسرے عرب ممالک میں سرگرداں ہیں،یہ لوگ اپنے گھر اپنے وطن فلسطین واپس جائیں ؛ جو لوگ جانے کے لئے مائل ہیں ؛ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ کسی کو زور سے لائیں۔اور وہ لوگ جو 1948ء میں " اسرائیل کی جعلی حکومت کی تشکیل سے قبل " فلسطین میں موجود تھے چاہے مسلمان ہوں ، عیسائی ہوں یا یہودی ہوں ان سے ایک عام ریفرنڈم کرایا جائے۔اور وہ فلسطین کی سرزمین پر عوامی اور جمہوری حکومت کا نظام عمل میں لائیں ؛ یہ جمہوری قدم ہے اگرپوری دنیا کے لئے ڈیموکریسی اچھی ہے۔تو فلسطینی عوام کے لئے ڈیموکریسی کیوں اچھی نہیں ہے؟! اگردنیا کے تمام لوگوں کو اپنی سرنوشت معین کرنے کا حق حاصل ہے۔تو پھرفلسطینی عوام کو یہ حق کیوں حاصل نہیں؟! کسی کو بھی اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ فلسطین کی موجودہ حکومت کو طاقت اور مکر وفریب کے ذریعہ وجود بخشا گیا ہے اور اس میں کسی کو کوئی تردید نہیں ہے کہ صہیونی صلح آمیز

طریقےسے نہیں آئے ہیں ؛ بلکہ کچھ مکروفریب کے ذریعہ اور کچھ طاقت کے ذریعہ آئے ہیں۔اسرائیلی حکومت کا قیام دباؤ کے تحت ہوا ہے۔ بہت خوب ، فلسطینی عوام جمع ہوں ، ووٹ ڈالیں، فلسطین میں جو حکومت نظام سنبھالے اس کا انتخاب کریں ؛ وہ حکومت تشکیل پاجائے ،اور پھر وہ حکومت ان لوگوں کے بارے میں فیصلہ کرے جو 1948ء کے بعد فلسطین میں آئے ہیں۔ فلسطین کی عوامی حکومت ان کے وہاں رہنے کے بارے میں فیصلہ کرے تو وہ وہاں رہیں اور اگر ان کے جانے کے بارے میں فیصلہ کرے تو وہ وہاں سے چلے جائیں ۔ یہ عوامی آراء بھی ہے اور ڈیموکریسی بھی ہے اس میں حقوق انسانی بھی ہے اوردنیا کی موجودہ منطق کے مطابق بھی ہے۔خوب یہ ایک منطقی راہ حل ہے جس کو عملی ہونا چاہیے۔ غاصب اچھی زبان کے ساتھ تو اس منطقی راہ حل کو قبول نہیں کرےگا، اس مقام پر اس معاملے سے منسلک تمام افراد پر لازم ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پورا کریں ، عربی اور اسلامی حکومتوں ، امت اسلامیہ اور بین الاقوامی اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس منطقی راہ حل کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور اس منطقی حل کو محقق ہونا چاہیے۔اور ایسا ہوسکتا ہے ؛ بعض لوگ نہ کہیں آقا! یہ خیالی تصورات ہیں، ایسا ممکن نہیں ؛ نہیں! ایسا ممکن ہے۔ بحیرہ بالٹیک کے ممالک جو سابق سویت یونین کے قبضے میں تھےوہ چالیس سال سے زائد عرصے کے بعد مستقل ہوگئےمرکزی ایشاء کے بعض ممالک سابق سویت یونین کی تشکیل سے پہلے سو سال تک روس کے قبضے میں تھے بعد میں مستقل طور پرآزاد ہوگئے ؛ اب قزاقستان ، جارجیا ، آذربائیجان اور دوسرے ممالک مستقل اور آزاد ہیں۔پس یہ امر ممکن ہے اور نہ ہونے کی اس میں کوئی بات نہیں ہے صرف اس میں پختہ اور ٹھوس عزم کی ضرورت ہے، اس میں ہمت اور شجاعت کی ضرورت ہے ؛ کمر ہمت کون باندھےگا؟ امت اسلامیہ یا اسلامی حکومتیں؟امت اسلامیہ دلیر ہے۔اور اس نے اس بات کو واضح کردیا ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے آمادہ ہے۔

تہران میں نماز جمعہ کے خطبوں میں، 16/1/1381

فلسطینی عوام کی استقامت و پائداری قابل تعریف ہے

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فلسطین اور غزہ میں فلسطینیوں کے قتل اور محاصرے کو امریکہ کی مشرق وسطی کی غلط پالیسی اور آناپولس کی شرمناک کانفرنس کا نتیجہ قراردیتے ہوئے فرمایا: اسلامی حکومتوں کو غزہ کا محاصرہ توڑنا چاہیےاور اس سلسلے میں مصری عوام اور حکومت کی اہم ذمہ داری ہے اور تمام مسلمان قومیں اس فریضہ کو انجام دینے میں مصری حکومت اور عوام کی مدد کریں۔
رہبر معظم نے فرمایا: جب تک فلسطین اور غزہ کے عوام آگ اور خون میں غلطاں ہیں اس وقت تک علاقائی ممالک کے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور غزہ میں موجودہ دردناک شرائط امریکی صدر بش کے علاقہ کے دورے کا نتیجہ ہیں۔
رہبر معظم نے فرمایا: عرب حکومتوں کو ہوشیا رہنا چاہیے تاکہ ان سے یا فلسطین کے دیگر عناصر سے غزہ کے عوام کے خلاف استفادہ نہ کیا جائے اور اگر ایسا ہوا تو یہ بدنما داغ ان کی پیشانی پر ہمیشہ قائم رہےگا۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی نے مسئلہ فلسطین کے حل کو صرف مقاومت اور جد و جہد اور پائداری میں قراردیتے ہوئے فرمایا: عظیم اقتصادی دباؤ ، اسرائیلی فوجی حملے اور قتل و غارت کے باوجود فلسطین اور غزہ کے عوام کی استقامت و پائداری قابل تعریف ہےاور فلسطینی عوام کو دشمنوں کی سازشوں کے بارے میں بھی ہوشیار رہنا چاہیے جو فلسطینی عوام اور ان کی منتخب حکومت کے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کررہی ہیں ۔

(ایرانی فضائیہ سے خطاب، (808/02/200)

اسلامي انقلاب ہدایت کا سرچشمہ

ایران کا اسلامي انقلاب عالم اسلام کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمي خامنہ اي نے نماز جمعہ کے خطبوں میں جمہوري اسلامي ایران کے مقابلے میں عالمي استکبار کي شکست فاش اور اس کے علل اور اسباب کو بیان کرتے ہوئے صدام اور اس کے حامیوں کي طرف سے ایران کے خلاف آٹھ سالہ جنگ کي طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ صدام اور اس کے حامیوں کےاس ناپاک منصوبے کا اصلی مقصد انقلاب اسلامي کو نابود کرنا تھا اس لیے کہ مغربي تجزیہ کار اور رہنما یہ جان چکے تھے کہ اسلامي انقلاب عالم اسلام کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ثابت ہوگا لہذا انھوں نے کوشش کي کہ اس انقلاب کي ترقي کي راہ میں رکاوٹیں ایجاد کي جائیں
حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ اي نے امریکي اور مغربي حکام کی جانب سے ایران کا اقتصادي محاصرہ کرنے کے خام خیال کي طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایرانی عوام جنگ کے زمانے میں سخت اقتصادی محاصرے اور پابندیوں کے دور سے گذر کر ایسے مقام پر پہنچ چکي ہے کہ آج عسکري اعتبار سے خطے میں کسي کو اپنا مدمقابل نہیں سمجھتي اور علمی ترقی اور پیشرفت کے راستے پر گامزن ہے اور ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی ایرانی عوام نے قابل فخر پیش رفت حاصل کي ہے اور یہ ثابت کردیا ہے کہ استقامت اور پائداري اور روحاني طاقت کے مقابلے میں کسي بھي قسم کے محاصرے کا نتیجہ الٹا ہوتا ہے۔

نماز جمعہ کے خطبوں کے دوران ،15/09/2007

اسلام کے سیاسی نظام کو عملی جامہ پہنانا

ایران کااسلامی انقلاب اسلام کے سیاسی ، اقتصادی اور ثقافتی نظام کو عملی جامہ پہنانے کے لیےآیا ہے۔

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے اسلامی انقلاب کے اصولوں اور قومی مفادات اور شناخت کے ناقابل تفکیک ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: خارجہ پالیسی کے موجودہ اہم مسائل کا اس زاویہ نگاہ سے بھی جائزہ لیاجانا چاہیے۔
رہبر معظم نے انسان کی ہمہ جہت سعادت کے لیے دین مبین اسلام کے پروگرام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : اسلامی انقلاب ، ایران میں اسلام کے سیاسی ، اقتصادی ، سماجی اور ثقافتی نظام کو عملی جامہ پہنانے کے لیےآیا ہے اور عالمی روابط کے سلسلے میں بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق ظالمانہ و تسلط پسند نظام کو مسترد کرکے اقوام عالم کی بھلائی ، تحفظ اور سعادت کے لیے کوشاں ہے یہی وجہ ہے کہ فطرتی طور پرعالمی تسلط پسند نظام کے سامنے اسلامی نظام ایک چیلنج ہے اوراس حقیقت کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے ۔
رہبر معظم نے فرمایا: عالمی ڈپلومیسی ، تسلط پسندوں کی نظر میں ایسا شطرنج بورڈ ہے ، جس میں بعض ممالک کو تسلط پسند نظام کے سپاہی کا رول ادا کرنا چاہیےاور جب تسلط پسندطاقتوں کے مفادات پورے ہوجائیں تو تسلط پذیرممالک کا گلا گھونٹ دیا جائے۔
رہبر معظم نے فرمایا: ہمیں تسلط پسند نظام کا رویہ قطعا قبول نہیں ہے ، البتہ ہمیں خود تسلط پسندی کا کوئی شوق نہیں ہے لیکن کسی بھی مسئلہ میں تسلط قبول نہ کریں گے اور اپنی خارجہ پالیسی کا ستون عالمی تسلط پسند نظام کا مقابلہ اور تسلط پسند اور تسلط پذیر والے قاعدہ سے ہمیشہ الگ رکھیں۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی نے تسلط پسندوں کی طرف سے ایران کو سرکش قرار دینے کے پروپیگنڈے کی طرف اشارہ کرتے ہوئےفرمایا: بڑاشیطان امریکہ عالمی ڈیکٹیٹر شپ قائم کرنے کا خواہاں ہے اور حقیقت میں امریکہ خود اقوام عالم کے فطری حقوق پائمال کرکے انسانی سماج میں سرکش بن گیا ہے لیکن شریف ایرانی قوم کو سرکش کہتا ہے ہاں اگر عالمی ستمگروں اور مغروروں سے مقابلہ اور مظلوموں کی حمایت سرکشی ہے تو ہمیں اس پر فخر ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے صدامی بعثی حکومت کے مد مقابل جنگ میں ایرانی عوام کی فتح کوایسا تجربہ قراردیا ، جس کی روشنی میں عالمی تسلط پسندطاقتوں کو چیلنج کرنے میں اسلامی نظام کی کامیابی کی پیشنگوئی کی جاسکتی ہے ۔
آپ نے مزیدفرمایا : آٹھ سالہ دفاع مقدس کے حقائق گویا ہیں کہ مشرق و مغرب کی تسلط پسند طاقتیں اور انکے پٹھو صدام کے پیچھے پیچھے اسلامی نظام کے مدمقابل صف آرا ہوگئے تھے لیکن ایران کی عظیم قوم نے اس ظاہری طاقتور اتحاد کو شکست سے دوچار کردیا اور صدام اور اسکے حامیوں کو ایرانی سرزمین سے باہر نکال دیا ۔
حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے" جمہوری اسلامی ایران کی بقا،اسکی روز بروز بڑھتی ہوئی طاقت " اور علاقائی اورعالمی سطح پر ایران کے مؤثر کردار میں اضافہ کو اقوام عالم اور تسلط پسندطاقتوں کے درمیان مقابلہ کا ایک اور گرانقدر تجربہ قرار دیتے ہوئےفرمایا: جمہوری اسلامی ایران دشمنوں کی طرف سے مختلف اور مسلسل دھمکیوں اور دباؤ کے باوجود علمی، سیاسی، اقتصادی، ثقافتی، اور اجتماعی میدان میں دن بدن ترقی و پیشرفت کی جانب گامزن ہے اور یہی حقیقت تسلط پسندطاقتوں کو چیلنج کرنے میں قوم کی حتمی کامیابی کی خوشخبری دیتی ہے۔

رہبر معظم نے اس ضمن میں ایران کے جوان سائنس دانوں کی ایٹمی ٹیکنالوجی میں پیشرفت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تمام با اثر ممالک کوشش کرتے رہے کہ ایران ایٹمی ٹیکنالوجی کی واحد چار دیواری کے قریب نہ پہنچنے پائے لیکن ایرانی قوم اقتصادی پابندیوں کے باوجود آج اس پیشرفتہ ٹیکنالوجی کی مالک بن گئی ہے اور کوئی بھی طاقت کسی بھی صورت میں اسے ہم سے چھین نہیں سکتیہ

حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے اقوام عالم خصوصا مسلم اقوام کے درمیان اسلامی انقلاب کی بہتر پوزیشن اور مسلم اقوام کی بیداری کو ایک اور ایسا تجربہ اور حقیقت قرار دیا جو بلاتردید عالمی تسلط پسند طاقتوں کے مقابلہ میں اسلام کی کامیابی کی نشاندہی کرتا ہے

آپ نے صہیونی فوج سے 33 روزہ جنگ میں حزب اللہ کی فتح کو عظیم اسلامی طاقت کی ایک علامت اور ایک عجیب عبرت قرار دیا اور مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی حکومت کے روز بروز بگڑتے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: علاقہ میں تمام امریکی منصوبے ناکام ہوگئے ہیں امریکہ کوعراق ، لبنان اور افغانستان میں سخت ناکامی کا سامنا ہے اور مشرق وسطی میں بڑےشیطان کی اسٹریٹجیک پالیسیوں کی ناکامی مزید واضح تجربات ہیں جو مجموعی طور پر اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر ایرانی قوم اور اسلامی نظام کے حکام اپنے ایمان، شادابی اور امیدوں کی حفاظت کریں تو عمل صالح، درست پالیسی اور مسلسل جد وجہد و محنت کے ذریعہ عالمی تسلط پسند نظام کو چیلنج کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے ۔

وزارت خارجہ کے حکام سے خطاب،21/08/2007

اسلامی انقلاب ایرانی قوم کی عزت و عظمت کا مظہر

انقلاب اسلامی نے ایرانی قوم کو عزت و عظمت عطا کیۓ

رہبر معظم نے ایرانی قوم کے رنج و الم اور قاچاری وپہلوی سلطنتوں کے دور میں غیروں کے ایرانی قوم پر تسلط کویاد کرتے ہوئے فرمایا: انقلاب اسلامی کی کامیابی نے قوم کو ذلت و رسوائی کی زنجیروں سے نجات دلائی اور اس کوحقیقی اقتدار اور عزت و عظمت سے سرافرازکیا۔ رہبر معظم نے اس بات پر تاکید فرمائی کہ امام خمینی علیہ الرحمہ اس قومی عزت اور اقتدار کے حقیقی مظہر اور روح رواں تھے ۔ جس دور میں دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں امریکہ اور روس سے ہراساں رہتی تھیں اس دور میں امام خمینی علیہ الرحمہ نے فرمایا: " امریکہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑسکتا "۔
رہبر معظم نے فرمایا : امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ کی استقامت و پائداری خداوند متعال پر پختہ ایمان اوربھر پوراعتماد کا نتیجہ تھی اور اگر ایرانی قوم بھی حقیقی عزت اور اقتدار کی خواہاں ہے تو اسے بھی ہمیشہ خداوند متعال ایمان و یقین رکھتے ہوئےاپنے مستقبل کے سلسلے میں خوش اور پر امید رہنا چاہیے ۔
رہبر معظم نے ایرانی قوم کی موجودہ عزت اور اقتدار کو بےمثال قراردیتے ہوئےفرمایا: ایرانی قوم کے پاس ایٹم بم نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس کے حصول کا ارادہ رکھتی ہے اور پوری دنیا ایرانی عوام کی عزت و سربلندی پرگواہ ہے کیونکہ ایرانی قوم کی عزت و اقتدار ، اسکے آہنین عزم و ارادہ و نیک کردار ، ایمان اور واضح اہداف پر استوار ہے ۔
رہبر معظم نے سپاہ پاسداران کو اسلامی انقلاب اور قومی عزت و اقتدار کا محافظ بتایا اور یاددلایا کہ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی بھی اپنی قوت ایمانی کی بدولت سرافراز اور سربلند ہے اور یہ کہنا بےجا نہیں ہوگا کہ اسلامی انقلاب بھی سپاہ کا محافظ و پاسبان ہے ۔

سپاہ پاسداران سے خطاب،09/09/2007

ایران کا اسلامی انقلاب فلسطین کا حامی

انقلاب اسلامی ایران فلسطینی عوام کا ہمیشہ حامی رہا ہے۔

ایران میں انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد سامراج نے نۓ منصوبے بنائے تاکہ یہ ظاہرکرسکیں کہ یہ انقلاب شیعی انقلاب ہے جبکہ اسلامی انقلاب اسلام کا انقلاب ہے قرآن کا انقلاب ہے اسلام کاپرچم لہرانا ہے اسلامی انقلاب کو اس بات پرفخر ہے کہ اس نے اسلامی اقدار، توحید، احکام الھی اور اسلام کے روحانی اقدار سے دنیا کو آشنا کررہا ہے اور کامیاب بھی ہے ،تمام تردشمنیوں کے باوجود ہم کامیاب ہوئے ہیں ،انقلاب اسلامی نے مسلمانوں میں اسلامی عزت ووقاراور فخر کے جذبات کو دوبارہ زندہ کیا ہے سامراج اس کا مخالف ہے اس کا دشمن ہے ورنہ اگر ہماراانقلاب ایک شیعی انقلاب ہوتا اور ہم عالم اسلام سے الگ ہوجاتے اور اس سے کوئي سروکارنہ رکھتے تو سامراج بھی ہم سے کوئي سروکارنہ رکھتا اور نہ انقلاب سے دشمنی کرتا لیکن اس نے دیکھا کہ یہ انقلاب اسلامی انقلاب ہے ۔

فلسطین کا سب سے مضبوط و مستحکم دفاع اسلامی انقلاب نے کیا ، کسی نے کسی ملک نے کسی قوم نے کسی حکومت نے فلسطینوں کی جدوجہداور ان کی تحریک انتفاضہ کی ایران کی ملت و حکومت اور اسلامی نظام کی طرح حمایت نہیں کی ،مادی امداد اخلاقی امداد ہم سے جو کچھ ہوسکا کیا ،جس وقت سابق سوویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیا یہ تمام اسلامی حکومتیں کہ جو اس علاقے میں موجود تھیں مختلف تحفظات کی بناپر خاموش رہیں لیکن امام خمینی (رہ) نے صریحا روسیوں سے کہا کہ تمہیں افغانستان سے نکلنا ہوگا ۔

علماء شیعہ و سنی سے خطاب، 15/01/2007